UNIVERSAL LIBRARY
OU_224819
UNIVERSAL LIBRARY

ولتكن منكم أمة يدعون إلى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر

روداد

جلسۂ ندوۃ العلماء

(منعقدہ)

۱۴-۱۵ شوال سنہ ۱۳۱۵ ہجری مطابق ۸- مارچ سنہ ۹۸ء

روز دوشنبہ و سہ شنبہ واقع کانپور

حسب ایمای مجلس انتظامیۂ ندوۃ العلماء

[illegible]

فہرست مضامین روداد جلسۂ پنجم ندوۃ العلما منعقدۂ کانپور

صفحہ	مضمون
۱	تمہید
۵	کیفیت اجلاس اوّل
"	کارروائی سالانہ بابت سال چہارم
	تجویز مقام دار العلوم
۲۱	تقریر مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور
۲۳	تقریر مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری
۲۴	تقریر مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما
۲۶	تقریر مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما
۲۷	تقریر مولوی مسیح الزمان خانصاحب صدر انجمن جلسۂ پنجم
"	تجویز افتتاح درجۂ ابتدائی دار العلوم
۲۸	تقریر مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور
۲۹	تقریر مولوی عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما
۳۱	کیفیت اجلاس دوم
۳۲	اظہار تاسف بر انتقال مولانا شاہ امانۃ اللہ صاحب
"	تقریر مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی
۳۳	تقریر مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس رداؤلی
۳۴	تجویز ارسال عرضداشت بخدمت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر الہ آباد
۳۵	تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل وآنریری مجسٹریٹ لکھنؤ۔
۳۷	تجویز انتظام تعلیم دینیات متعلق باسکول کانپور
۳۸	تقریر مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما۔
۳۹	تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ
۴۰	کیفیت اجلاس سوم
۴۱	کارروائی یتیم خانہ اسلامیہ کانپور
۴۵	تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ۔
"	تجاویز متعلق بہ کارروائی دار العلوم
۴۷	تخمینہ مصارف سال آیندہ
	انتخاب ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما۔
۴۸	کیفیت روانگی وفد لکھنؤ۔
۴۹	کارروائی جلسۂ انتظامیہ
۵۲	نقشہ جمع خرچ سال چہارم
۶۴	جمع خرچ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تمہید

چہ زہرا خاکِ مسکین را کہ توحیدِ خدا گوید	بدین آلودگی ذاتِ مقدس را ثنا گوید
براوجِ قابَ قوسینش بود ہر شب مقامِ او	اگر سالک طریقِ مصطفیٰ را اقتدا گوید

ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے ابتک جس شان و شوکت کے ساتھ ہوئے اور ملک و قوم اُنسے جسقدر متاثر ہوئی انکو دیکھنے والون نے دیکھا ہے اور جاننے والے جانتے ہین۔ اس سال بھی ہمارے احباب چاہتے تھے کہ پانچوان جلسہ اُسی پیمانے پر کیا جائے اور بعض مقامات سے اسکی تحریک بھی ہوئی تھی۔ مگر چند دنون سے ہندوستان پر جو مصائب و آفات نازل ہو رہے ہین انکو دیکھتے ہوئے اکثر زمانہ شناس حضرات کی راے اسکے خلاف تھی اور غور کیا جائے تو وہ صحیح بھی تھی اسلیے کہ وہ مصیبت خیز قحط جو ۹۵ سنہ مین نازل ہوا اور اپنے شدائد اور ہولناک مصیبتون سے ہزارون گھر ویران کر دیے اگرچہ ۹۶ سنہ کی آخر مہینون مین دفع ہو چکا تھا مگر ہنوز اوسکی تمام مصیبتون کا خاتمہ نہین ہوا تھا کہ بمبئی کے طاعون نے اپنے حدود سے باہر قدم نکالا اور اضلاع پنجاب مین پے در پے اس سے واردات ہونے لگین اور گورنمنٹ نے اسکے فرو کرنے کیلیے جابجا قرنطینے قائم کیے اور ہر مقام پر حفظ صحت کے قواعد جاری کر دیے جنکے خیال کرنے سے آرام طلب لوگون کو سفر کرنے مین

سخت دشواریان پیدا ہوگئین اور باقتضاے زمانہ یہ امر مشکل نظر آنے لگا کہ لوگ عام طور پر اس اسلامی خدمت کے لیے رنج و راحت کی پروا نکر کے سفر کی زحمتین برداشت کرین گے

یہ تمام اُمور ارکان انتظامیہ کے پیش نظر تھے اسلیے جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۲۹ شعبان ۱۳۱۵ھ مین یہ طے ہوا کہ "اس سال جلسۂ سالانہ اُس پیمانے پر نہ کیا جائے" مگر جن ضروری اور مُفید تجویزون کا جاری کرنا منظور ہے اُنکا عملدرآمد بدون جلسے کے نہین ہوسکتا تھا پس اسکے بارے مین فیصلہ ہوا کہ "۴ و ۵ شوال ۱۳۱۵ھ کو خاص کانپور مین ارکان ندوۃ العلما کا ایک جلسہ ترتیب دیا جائے اور اسمین وہ سب ضروری اور اہم اُمور طے کر لیے جائین -

اس فیصلے کے موافق ارکان ندوۃ العلما کو اسکی اطلاع دی گئی اور افسوس یہ ہو کہ بعض مجبوریون سے بہت دیر مین اطلاع دیگئی اسوجہ سے اس بات کی بہت کم اُمید کیجاتی تھی کہ اس وقت و پریشانی کے زمانے مین عجلت کے ساتھ سفر کرکے ارکان خاص بھی جلسے مین شریک ہونگے - جبکہ نیشنل کانگریس باوجود کوشش بلیغ کے اپنے ذی وجاہت اور دولتمند ممبرون مین سے صرف معدودے چند ڈیلیگیٹ بہم پہونچا سکی - مگر الحمدللہ کہ اکثر علما و ارکان خاص تکلیف فرما کر جلسے مین شریک ہوئے اور نہایت خلوص و دردمندی کے ساتھ مباحثہ کرکے ضروری اُمور طے کیے

پہلے سے طے ہوچکا تھا کہ اس جلسے کے مصارف ارکان انتظامیہ اپنے ذمے لین گے اسلیے عام طور پر چندے کی درخواست نہین کیگئی مگر ہم بعض اُن حضرات کے تہ دل سے شکرگزار ہین کہ جنھون نے ایسے کامل خلوص سے ہمین مدد کی کہ اپنے نام کا اظہار بھی پسند نفرمایا اور ہمین خاص چندے کی تکلیف سے بچا لیا اللہ تعالی اُنکے مطالب دارین پورے کرے اور مدارج اعلی کو پہونچائے

یہ جلسہ دو دن تک رہا اور خاص **دفتر ندوۃ العلما** مین جو نہایت وسیع اور عالیشان عمارت مین ہے جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا - اور مہمانون کے ٹھیرانے کے لیے بعض حضرات کی توجہ سے ہمکو متعدد مکانات مِل گئے تھے **منشی سید احمد حسن صاحب** مختار عدالت کانپور اور شیخ رحمت اللہ صاحب نے اپنے اپنے مکان خالی کر دیے تھے علاوہ

اِسکے سید احمد حسن صاحب نے اُن مہمانونکی دعوت و مدارات کا بار اپنے ذمے لے لیا تھا جو اُنکے مکان پر فروکش ہوئے تھے اِسلیئے ہم اونکے شکر گزار ہین۔

فرش فروش اور سامان راحت کے بہم پونہچانے مین حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر ٹھنڈی سڑک کانپور اور سید عبد اللہ صاحب علم جنرل مرچنٹ کانپور نے بہت زیادہ مدد دی اور تمام سامان بلا کرایہ مہیا کر دیا۔ علاوہ اِسکے سید عبد اللہ صاحب نے تین دن تک اپنے مصارف سے تمام مہمانون کی چاے نوشی کا انتظام اپنے ذمے لیا تھا اور اپنے کاروبار کا ہرج گوارا کرکے خود دونون وقت آکر اپنے سامنے چاے پلواتے تھے اور اپنی عالی حوصلگی سے اُنھون نے اِس بات کی بھی ذمہ داری کی تھی کہ اس تین دن کے عرصے مین جسقدر کاغذات چھپوانے کی ندوۃ العلماکو ضرورت ہوگی اونکو اپنے مطبع مین اپنے مصارف سے چھاپ دین گے۔

مدارات اور مہمانداری کی نگرانی منشی امین الدین خانصاحب نائب تحصیلدار کانپور منشی عبد الرزاق صاحب پنشنکار مینوسپل بورڈ کانپور۔ مولوی نور الدین صاحب تاجر کتب مصریہ۔ مولوی بقا حسین خانصاحب فلکی اور چودھری مولابخش صاحب کے ذمے تھی اور ان حضرات نے اسکو بہت خوبی سے ادا کیا خصوصًا مولوی نور الدین صاحب اور منشی امین الدین خانصاحب نائب تحصیلدار کی توجہ اور ہمدردی کے ہم نہایت شکر گزار ہین جو تمام انتظامی اُمور کی نگرانی کرتے رہے اور جس چیز کی ضرورت دیکھی اُسکو وقت پر مہیا کر دیا۔

ہم اُن حضرات کے بھی شکرگزار ہین جو اس موسم مین سفر کی دقتون کو برداشت کرکے دور و دراز مقامات سے تشریف لائے اور جلسے مین شریک ہوئے خصوصًا انجمن اسلامیہ جبلپور کی توجہ و ہمدردی ستائش کے قابل ہے جسنے اپنے معزز عہدہ دار حاجی ریاض الدین احمد صاحب اسسٹنٹ سکرٹیری کو اپنی طرف سے وکیل کرکے جلسے کی شرکت کے لیے بھیجا۔ علاوہ اسکے مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی اور سید علی اسلم صاحب پھلواروی معین الندوہ پٹنہ کی طرف سے اور حاجی ماجد حسین صاحب تعلقدار گوریا، مولوی محمد داؤد صاحب وکیل مرزاپور اور

حافظ عبد الرحمن صاحب مصنف الصدیق امرتسر سے اور مولوی مفتی رحیم بخش صاحب الموڑہ
سے تشریف لائے۔ اِنکے سوا جو حضرات علاوہ ارکان انتظامی کے تشریف لائے تھے اُن
سب کے نام لکھنا طوالت سے خالی نہین صرف اُن شہرون کے نام پر ہم اکتفا کرتے ہین جہان کے
حضرات شریک جلسہ تھے۔

عظیم آباد پٹنہ۔ غازی پور۔ مرزا پور۔ اعظمگڈھ۔ فتحپور۔ باندہ۔ لکھنؤ۔ ردولی۔ نگرام
امیٹھی فیض آباد۔ پیلی بھیت۔ شاہجہان پور۔ علی گڈھ۔ بھیکن پور۔ دتاولی۔ ہوشیاپور
امرتسر۔ جبلپور۔ الموڑہ۔

اِس سخت موسم اور اِس پریشانی کے زمانے مین ہمکو اُمید نہ تھی کہ اسقدر وکلا دور دراز
مقامون کے آکر شریک ہونگے مگر مسلمانون کو **ندوۃ العلما** کے ساتھ جو دلبستگی ہوگئی ہی
اسکا یہ ایک ادنے نمونہ ہے اِس سے ہمکو اُمید ہوتی ہے کہ جسطور پر یہ حضرات ندوۃ العلما کے
لیے تکلیف جسمانی کو برداشت کرتے ہین اِسی طور پر اسکی ضرورتون کے پورا کرنے کے لیے مالی
امداد سے بھی دریغ نفرمائین گے اور اِنمین سے ہر شخص بجاے خود اپنے آپکو ندوۃ العلما کا قائم
مقام سمجھکر اپنے اپنے حدود دائرہ مین فراہمی سرمایہ کی کوشش بلیغ کریگا۔

اِسمین شک نہین کہ اب تک ندوۃ العلمانے سرمایہ جمع کرنے کا اعلان نہین دیا تھا مگر
اب اُس کا وقت آگیا ہے اور وہ تمام مسلمانون سے مالی اعانت کا خواستگار ہوتا ہی کیونکہ
اسنے **دار العلوم** کا کام اُٹھالیا ہے اگر اہل اِسلام دار العلوم کو اسلامی مقاصد کے پورا
کرنے کیلیے مفید اور اہم سمجھتے ہین جیساکہ بار ہا تحریر و تقریر کے ذریعے سے اُنھون نے ظاہر کیا ہی
تو آئین اور اِس **اِسلامی یادگار** کی بنیاد کو قائم کرین اور اگر وہ چاہتے ہین کہ اِسلام کو ترقی
ہو اور مسلمانون کو دینی و دنیوی عزت حاصل ہو تو اسوقت اپنی مالی اور جسمانی طاقتون کو صرف
کرین اور ہمت مردانہ سے کام لیکر اِسکی بنیاد کو مضبوط و مستحکم کردین ؎

وہ کونسا عُقدہ ہے جو وا ہو نہین سکتا ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہین سکتا

اجلاس اوّل

منعقدہ ۱۴ شوال ۱۳۱۵ھ مطابق ۸ مارچ ۱۸۹۸ء

روز دوشنبہ وقت ۲ بجے سے ۵ بجے تک

جلسے کی باقاعدہ نشست کے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے تحریک کی کہ مولانا مسیح الزمان خانصاحب اُستاد حضور نظام دکن و رئیس شاہجہانپور اس جلسے کے صدرنشین بنائے جائین۔ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنو نے اسکی تائید کی اور اتفاق رای سے مولانا ممدوح صدرنشین کیے گئے مولانا نے اپنی نیک نفسی سے عاجزانہ شکرگزاری کے ساتھ صدارت کو قبول فرمایا اور اجازت دی کہ کارروائی جلسے کی شروع کیجائے۔

مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما ضعف و ناطاقتی کیوجہ سے کارروائی سالانہ نہین پڑھ سکتے تھے اسلیے مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے صدر انجمن صاحب کی اجازت سے کھڑے ہوکر کارروائی سالانہ بآواز بلند پڑھ کر سُنائی۔

کارروائی سالانہ بابت سال چہارم

جناب صدر انجمن صاحب و دیگر اعیان و ارکان ندوۃ العلما!

سال تمام پر ندوۃ العلما کی سالانہ کارروائیون کی جو مختصر رپورٹ ہمیشہ مرتب کیجاتی ہے اُسمین جو باتین افسوس کے ساتھ ظاہر کرنی پڑتی ہین اُنکا قدر مشترک یہ ہوتا ہے کہ اُس سال ندوۃ العلما نے کوئی عملی کارروائی نہین کی۔ اِسکا اثر ارکان ندوہ پر یہ تو نہین ہوا کہ ندوۃ العلما کے تجاویز و مقاصد کے پورا کرنے کے لیے ہمہ تن آمادہ ہوجاتے البتہ یہ ہوا کہ جن احباب سے

ہمکو اس کام مین مدد ملنے کی توقع تھی علانیہ کہنے لگے کہ " ندوۃ العلما ایک بیسود غوغا ہی کیونکہ اُسنے ابتک کوئی عملی کارروائی نہین کی " شاید ہمارے دوستون نے اس بات پر غور نہین کیا کہ ندوۃ العلما کوئی ایسی چیز نہین ہے جسکا وجود ہمارے تعلقات سے علحدہ ہوکر پایا جاتا ہو۔ پس یہ اُونکا اعتراض اُنھین پر عائد ہوتا ہے بہرحال جو کچھ ہو چونکہ یہ غلطفہمی خود ہمارے بیانون سے پیدا ہوئی ہے اسواسطے اسکا دور کرنا ضروری ہے اسپر آپ بھی غور کیجیے۔ اگر درحقیقت یہ ایک بیسود غوغا ہے تو اس خیال خام سے ہمکو اور آپ کو باز آنا چاہیے اور اگر یہ مفید ہے اور اسکی تجویزین عمل مین آسکتی ہین تو ہم سبکو ملکر انکے پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرات! ندوۃ العلما کوئی نئی چیز نہین ہے جسپر رائے قائم کرنے کیلیے ہمکو صرف سلسلۂ خیالات سے کام لینا پڑے بلکہ جسطور پر دنیا مین تمام کامون کے نتیجہ نکالنے مین علل و اسباب پر غور کرنے اور اوسکے نظائر کے حالات کی تفتیش کرنے کی حاجت ہوتی ہی اسیطرح اسکے لیے بھی انھین چیزون پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

جو لوگ ندوۃ العلما پر سست رفتاری کا اعتراض کرتے ہین وہ بڑی نظیر یہ پیش کرتے ہین کہ " علیگڈھ کالج صرف ایک شخص نے قائم کرنا چاہا اور قائم کردیا۔ ندوے مین سیکڑون معزز اور نامور علما شریک ہین اور اب تک کوئی عملی کارروائی انجام نہ دیسکے" لیکن لوگون نے اس موقع پر قیاس مع الفارق سے کام لیا ہے علیگڈھ کالج کے بانی کو غدر ۵۷ء کے بعد سے اسکا خیال پیدا ہوا اور اُسیوقت سے اُنھون نے اسکی کوششین شروع کین پہلے اُنھون نے خواستگار تعلیم مسلمانان کے نام سے ایک مجلس قائم کی اور تحریر و تقریر کے ذریعے سے مسلمانون کو تعلیم کے لیے آمادہ کیا پھر علیگڈھ انسٹیٹوٹ کی بناڈالی اور خاص اس غرض سے تہذیب الاخلاق جاری کیا جسمین زور تحریر کے جوہر دکھائے گئے۔ برسون وہ جاری رہا اور قوم کی حالت کا نمونہ قوم کے سامنے پیش کیا گیا

جب پندرہ برس کی متواتر کوششون مین اہل اسلام چندہ دینے کے لیے آمادہ ہوئے تو ۲۸۷۳ء مین دورے کے واسطے اُٹھے اور دو برس تک برابر فراہمی سرمایہ کی کوشش کرتے رہے اِسکے بعد ۱۸۷۵ء مین کالج کی بنا ڈالی اور اوسکی تکمیل کی کوشش کرتے رہے چنانچہ اب تک کوششین جاری ہین اور خاطر خواہ اوسکی تکمیل نہین ہوئی۔

اب اُن امور پر بھی غور کرنا چاہیے کہ جلسے اونکے مقاصد حاصل ہونے مین آسانی ہوئی۔ مقاصد کی حیثیت سے اونکے مقصد وہ تھے جنکو ہماری گورمنٹ صرف پسند ہی نہین کرتی بلکہ اسکی ساعی اور خواہشمند ہے اِسلیے حکام اور خود گورمنٹ نے اونکو مدد دی اور کام کرنے والے وہ تھے جو نہایت ذیوجاہت اور دُنیوی اعزاز کے لحاظ سے اقران مین معزز و ممتاز تھے۔ کام اونھون نے ایسے وقت مین شروع کیا تھا جب ملک مین انجمنون یا کمیٹیون کا وجود ہی نہ تھا اور ہندوستان کا وسیع میدان اونکے زور طبیعت دکھانے کے لیے خالی پڑا ہوا تھا۔

اب ندوۃ العلما کے حالات پر غور کیجیے اِسکے قائم کرنے والے وہ حضرات ہین جو دنیوی حیثیت سے ذیوجاہت اور ممتاز نہین ہین بلکہ انقلاب زمانہ اور بدنصیبی سے قوم کی نگاہین اُنپر بُری پڑنے لگی ہین اور مسلمانون کے دلون مین اُنکی وہ عزت نہین رہی جو دینی حیثیت سے انکی ہونی چاہیے **دوسرے** ندوۃ العلما نے جن تجویزون پر زور دینا چاہا ہے وہ ایک حدتک دیرینہ خیال حضرات کی سمجھ مین نہین آئین اسوجہ سے وہ لوگ اس سے علٰحدہ رہے **تیسرے** ندوۃ العلما کی تمام کاروائیان چونکہ مذہبی حیثیت رکھتی ہین اِسلیے گورمنٹ اسکی حمایت مین حصہ نہین لیسکتی کیونکہ گورمنٹ نے ہمیشہ یہ خیال ظاہر کیا ہی کہ وہ کسی فرقے کے مذہبی اُمور مین کسی قسم کی موافقت یا مخالفت نہ کریگی **چوتھے** ندوۃ العلما کے مقاصد دنیوی لحاظ سے ایسے نہین ہین جنکی طرف بالطبع سب کا رجحان ہو **پانچوین** ندوۃ العلما ایسے زمانے مین قائم ہوا ہے جبکہ ہر ایک جگہ انجمنین۔ سوسائٹیان

بکثرت موجود ہین اور مقامی ضرورتین اُنہین روپیہ دینے سے لوگون کو باز رکھتی ہین اِن سب باتون پر نظر کرنے کے بعد یہ الزام جو ندوۃ العلما پر قائم کیا جاتا ہے بالکل نظرانداز کر دینے کے قابل ہوجاتا ہے تاہم مین کہتا ہون کہ اس قلیل مدّت مین ندوۃ العلما نے جو کام کیا ہے وہ بجاے خود اسقدر ہے جو بڑی سے بڑی انجمنین وسیع مدّت مین نہین کرسکتین۔ مگر اُسکے بیان کرنے کیلیے کسیقدر تفصیل کی ضرورت ہی۔

صاحبو! یہ قاعدے کی بات ہی کہ ہر چیز کی اِصلاح کے نتیجے کا دیر مین یا جلد ظاہر ہونا اُس چیز کی حالت پر موقوف ہی اگر وہ چیز جسکی اِصلاح منظور ہے کوئی خفیف سی بے عنوانی ہی تو اُسکی اِصلاح جلد ممکن ہے اور اگر وہ ایسی چیز ہے جو ایک مدت کے تغافل سے راسخ ہوگئی ہی اور لوگ اِسقدر خوگر ہوگئے ہین کہ مثل طبیعت ثانیہ کے ہوگئی ہے تو اِسکی اِصلاح جلد نہین ہوسکتی اِسکی نہایت عمدہ اور واضح مثال یہ ہے کہ جسوقت مرض مزمن ہوجاتا ہے تو اُسکی اِصلاح بڑے بڑے حاذق طبیبون اور ڈاکٹرونسے بھی بدقت اور بدیر ہوتی ہے یہ ایسی ضروری بات ہے جسکا اِنکار کوئی شخص نہین کرسکتا۔ اب آپ ندوۃ العلما کے مقاصد پر غور کیجیے کہ وہ کیا ہین؟ اِسکے سب سی بڑے دو مقصد ہین **اوّل** اِصلاح ترقی تعلیم **دوم** رفع نزاع باہمی پھر آپ اِن دونون کو علٰحدہ علٰحدہ لیکر اہل اِسلام کیحالت کو ملاحظہ فرمائیے۔

طریقہ تعلیم جسپر آپ بحث کررہے ہین کم و بیش دو سو برس سے نصاب موجودہ کے ساتھ رائج ہے ہزارون علما فضلا جو ہمارے معتقد علیہ اور دینی و دُنیوی حیثیت سے ہمارے مقتدا اور امام تھے اِسی نصاب کے تعلیم یافتہ گذرے اور اِسوقت جسقدر علما موجود ہین وہ سب اِسی نصاب کے موافق تعلیم یافتہ ہین اور تمام اہل اِسلام جنکے قلوب مین علما کی عظمت ہے وہ اُنھین کے پیرو اور مقلد ہین اِسی وجہ سے اِس نصاب پر تمام علما و عامۂ اہل اسلام کو پورے طور پر وثوق اور اطمینان ہے پس ایسی حالت مین نصاب موجودہ کو باقتضاے زمانہ قابل اِصلاح کے سمجھ کر تغیر و تبدل کی کوشش کرنا آسان کام نہین ہے پس جو لوگ

ندوة العلما پر یہ الزام قائم کرتے ہین کہ اسنے کئی برس کی غور وفکر کے بعد بھی نصاب نہین تیار کیا وہ اسکی حقیقت سے واقف نہین ہین سچ یہ ہے کہ چند عامیون کا کسی امر پر اتفاق کرا لینا اور چیز ہے اور علما کا کسی کام پر متفق کر لینا دوسری چیز۔ ہمین کچھ شبہہ نہین کہ ارکان ندوة العلما اپنے فرائض سے بخوبی واقف ہین اور وہ اسی پیمانے کے موافق کام کرنا چاہتے ہین۔

دوسرے مقصد کو لیجیے "اتفاق اور رفع نزاع باہمی" گو ظاہر مین یہ نہایت دلکش الفاظ ہین مگر اسکے حاصل کرنے مین جو دقتین اور مصیبتین ہین اُنسے اُنھین کا دل خوب واقف ہوگا جنھون نے کبھی دنیا مین کسی بڑے کام کرنے کا ارادہ کیا ہو۔ آپ جانتے ہین کہ ہندوستان مین نزاع باہمی کی تاریخ کس دور تر زمانے سے شروع ہوئی ہے اور امتداد زمانہ کی وجہ سے کسقدر اسکا اثر ہندوستان مین پھیل گیا ہے اور کیا کیا اسباب مہیا ہو گئے ہین جنسے لازمی طور پر نزاعین پیدا ہو جاتی ہین ایک اسلام کے دو فرقے شیعہ اور سُنّی پھر سُنیون کے دو گروہ مُقلد و غیر مُقلد پھر مقلدون کی دو شاخین وہابی اور بدعتی پھر اُنکے بھی متعدد شعبے جو علمای ظاہر سمجھے جاتے ہین اُنمین ولا الضالین و لا الظالین کے جھگڑے جو اہل باطن اور مشائخ ہین اُنمین جلالی اور جمالی کے مناقشے۔ غرضکہ اسطرح کے بیشمار وجوہ و اسباب ہین جنسے تفریق ہو گئی ہے اور اسکی وجہ سے ذری ذری سی باتون پر نزاع کا ہونا لازم ہو گیا ہے پس اس صد سالہ مرض کی اصلاح دو چار برس مین نہین ہو سکتی اور اگر ہتیلی پر سرسون جمانے والے حضرات اسکو کر سکتے ہین تو بے شبہہ ندوہ غوغاے بے سود ہے ہم آج اس سے دست بردار ہوتے ہین اور صرف دست بردار ہی نہین ہوتے بلکہ اُنکا ساتھ دینے کو موجود ہین کیونکہ ہمکو اصلاح سے غرض ہے نہ ان خصوصیات سے گرین چشم ما روشن دل ما شاد

گر ز مغرب بر زند خورشید سر عین خورشید ست نے چیزے دگر

مگر صاحبو! یہ ضرور ہے کہ ہر کام کے مفید اور نتیجہ خیز ہونے کا اندازہ اُسکی ابتدائی کاروائیون سے ہوتا ہے کسی نے سچ کہا ہے ع سالیکہ نکوست از بہارش پیداست + اسکی مثال یون سمجھیے کہ جب طبیب مریض کے لیے کوئی نسخہ تجویز کرتا ہے تو اسکے استعمال سے اول ہی روز مریض کو صحت

نہین ہو جاتی مگر جو کچھ وہ نسخہ اثر کرتا ہے اُس سے اُس دوا کے مفید یا غیر مفید ہونے کا اندازہ ہو جاتا ہی پس ہمکو یہان بھی تفتیش کی نگاہون سے دیکھنا چاہیے کہ ندوۃ العلما کی کاروائیون سے ملک و قوم مین کیا اثر پیدا ہوا۔ اگر ندوۃ العلما کے بیانون سے قوم متاثر ہوئی ہے اور اوسنے ندوے کی تجویزون کو قبولیت کی نگاہ سے دیکھا ہے تو ہمکو امید رکھنا چاہیے کہ اسکی کوششین رائگان نہین ہوئین اور آیندہ اس سے خاطرخواہ نتیجے پیدا ہونگے اور اگر ایسا نہین ہوا تو بیشک ہمارا اسی پر جمار ہنا زیبا نہین پس اس بات کی تحقیق کیلیے ہمکو ملک کی گذشتہ اور موجودہ حالت کا صحیح اندازہ کرنا چاہیے۔

اس بات کے اندازہ کرنیکے لیے ہمکو مسلمانون کی صرف تعلیمی و اخلاقی حالت کی تفتیش کرنی چاہیے امر اوّل کے نسبت کسیقدر مین کہہ چکا ہون اور کچھ اب بیان کرتا ہون۔ اب تک تعلیم عربی کی نسبت ہندوستان کے مسلمان دو قسم کے خیال رکھتے تھے ایک وہ جو نئی روشنی والون کے لقب سے مشہور ہین وہ عامۃً اسکو مہمل بیکار اور غیر ضروری سمجھتے اور عربی علوم و فنون کے حاصل کرنے والون کو سفیہ و احمق جانتے تھے یہانتک کہ یورپ کے بعض شہرون مین یہ تجویز پیش کیگئی تھی کہ عربی تعلیم کو مدارس سے بالکل خارج کر دینا چاہیے گو کہ یہ تجویز منظور نہین ہوئی مگر اس سے انکے خیال کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔ دوسرے وہ جو نئی روشنی والون مین دیرینہ خیال کے نام سے مشہور ہین اور جنہیر عربی تعلیم کا بالفعل مدار ہو ان کو چند دنون پیشتر نصاب اور طرز تعلیم مروجہ کے ساتھ ایسی حسن عقیدت تھی جو اسمین تغیر و تبدل کو احداث فی الدین سے کم نہین جانتے تھے اور جو شخص اسکا نام لیتا انکو ساتھ انکو اس درجہ کی بدگمانی پیدا ہو جاتی کہ اسکے تمام نیک ارادون کو بدنیتی پر محمول کرکے اس سے کنارہ کش ہو جاتے ندوۃ العلما جب قائم ہوا تو اُسنے ان دونون کی اصلاح کرنی چاہی اسلیے اسنے اپنا ایک مقصد صلاح و ترقی تعلیم کو قرار دیا مگر یہ ظاہر ہے کہ دو ایسے فرقونکو لیکر جو ضد یکدیگر ہون دونونکی اصلاح کی کوشش کرنا کسیقدر ذمہ داری کا کام ہو اس سے

وہی حضرات واقف ہوسکتے ہین جنھون نے کبھی ایسے اہم اور ذمہ داری کے کام کو لیکر کوشش کی ہے لیکن الحمد للہ کہ ندوۃ العلما چند دنون مین بہت کچھ کامیاب ہوا جسکی توقع مشکل سے کیجاتی تھی۔ اسنے دونون فرقون مین قبولیت پیدا کی اور اپنے فرائض کو بہت ذمہ داری سے انجام دیا اسکا اب تک جو کچھ نتیجہ ظاہر ہوا ہے اوسکو اختصار کے ساتھ مین گذارش کرتا ہون۔

نئی روشنی والون پر ندوۃ العلما کا یہ اثر پڑا ہے کہ انکے خیالات اگلے سے نہین رہے بلکہ وہ عربی تعلیم کیطرف بہ نسبت سابق کے کچھ مائل ہو چلے ہین اسکا اندازہ اس سے باسانی ہوسکتا ہے کہ ندوۃ العلما کی تائید مین جو رزولیوشن نواب محسن الملک نے محمدن ایجوکیشنل کانفرس کے اجلاس مین پیش کیا تھا اسکی تائید کرتے ہوئے آنریبل سید محمود نے نہایت کشادہ دلی سے عربی علوم وفنون کی ترقی دینے کی ضرورت تسلیم کی ہے اور اسمین کچھ شبہہ نہین کہ سید محمود کا اسکی ضرورت کو تسلیم کرنا جو نئی روشنی والونمین نہایت روشنضمیر اور عالی خیال سمجھے جاتے ہین ہماری کامیابی کی بہت بڑی دلیل ہے علاوہ اسکے پٹنہ کالج مین روساے بانکی پور کیطرف سے وفد ندوۃ العلما کا جب جلسہ کیا گیا تھا اوسوقت سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ بانکی پور نے ہمکو اطمینان دلایا تھا کہ جو سوءظن عربی تعلیم اور علما کے ساتھ نئی روشنی والون کو تھا وہ بہت کم ہو گیا ہے اوسی زمانے مین نواب عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بگرامی نے اپنے ایک خط مین اس بات پر زیادہ زور دیا تھا کہ عربی کے ساتھ جو نئی روشنی والون کو بے اعتنائی تھی وہ کم ہو گئی ہے اور عنقریب ان لوگون کو اسکی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونے والی ہے ان سب باتون پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ندوۃ العلما نے اس قلیل مدت مین توقع سے زیادہ کامیابی حاصل کی ہے اور جب عربی تعلیم عمدہ طریقے سے کیجائے گی اور ایسے طلبا تیار کیے جائین گے جو دینی و دنیوی حیثیت سے ہر قسم کے لوگ انکو عزت کی

نگاہ سے دیکھین گے تو اُسوقت انشاءاللہ تعالیٰ ندوۃ العلما کو خاطرخواہ کامیابی ہوگی۔

دوسرے گروہ پر ندوۃ العلما نے جو کچھ اثر ڈالا ہے اِسکا اندازہ صحیح طور پر اِس سے ہوسکتا ہی کہ جب ندوہ نے اصلاح طریقہ تعلیم کی بحث چھیڑی تھی تو بہت سے علما دل سے اِس بحث کو پسند نہین کرتے تھے لیکن چند روز کی کوشش مین یہ ہوا کہ ایک بڑا گروہ علما کا جسمین سے اکثر حضرات نے اپنی عمر گرانمایہ کا بڑا حصّہ تدریس مین صرف کیا ہو اس بارے مین بھی ندوۃ العلما کا ہمصفیر ہوگیا ہے اور اسوقت تک اصلاح نصاب و اصلاح طرز تعلیم کے متعلق کم و بیش پچاس تجویزین فراہم ہوگئی ہین اور علی العموم ان حضرات کو اس سے جو وحشت تھی وہ بالکل جاتی رہی اور اُنھون نے فراخدلی سے اسبات کو تسلیم کرلیا ہے کہ طرز تعلیم او نصاب تعلیم بہت کچھ تغیر و تبدل کا محتاج ہے جسکو ہم ندوۃ العلما کے کامیابی کی بہت بڑی دلیل سمجھتے ہین۔

گو کہ اب تک ندوۃ العلما نے بعض وجوہ سے جنکو اسوقت ظاہر کرنا ہم ضروری نہین سمجھتے ان فراہم شدہ تجویزون مین سے ایک کو منتخب کرکے ملک کے سامنے پیش نہین کیا لیکن جو لوگ ہماری اندرونی حالت سے واقف ہین وہ اِسکو بھی تھوڑا کام نہین سمجھینگے۔

دوسرے مقصد کے متعلق مین بفضلہ تعالیٰ نہایت دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ ندوۃ العلما نے اِس تھوڑی سی مدت مین وہ کامیابی حاصل کی ہے جسکو دوسری انجمنین زمانۂ دراز مین بھی نہین کرسکتین اور ہمکو اُمید ہے کہ انشاءاللہ تعالیٰ اِسی طور پر رفتہ رفتہ ندوۃ العلما کے اثر سے ملک و قوم کے سامنے ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ یہ تمام جھگڑے اور نزاعین ایک بیوقعت افسانہ سمجھی جائینگی۔ مین اِس مقام پر چند نظیرین اسکی سرسری طور پر پیش کرتا ہون جو مجھکو یاد ہین۔

(۱) سب جانتے ہین کہ ایک مدت سے تقلید و عدم تقلید کے جھگڑے کس زور شور سے برپا ہین جنکی وجہ سے بڑے بڑے ہنگامے ہوئے عدالت فوجداری تک نوبت پونہچی او

لوگون کو سزائین ہوگئین اسیطرح سے عدالتہاے دیوانی مین آمین بالجہر اور رفع الیدین کے مقدمے دائر ہوئے علما اور کتب مقدسہ کی آبروریزی ہوئی یہانتک کہ لڑتے لڑتے ولایت تک مقدمے پوہنچے اور فریقین مقدمہ کے لاکھون صرف ہوگئے علاوہ اسکے انھین نزاعون کی وجہ سے رشتے ناطے ٹوٹ گئے اور کتابون مین وہ کلمات لکھے گئے جنکا دیکھنا اور سُننا معصیت ہے چند دنون پیشتر دو چار مہینے بھی ایسے نہ گذرتے تھے کہ اِن ہنگامون کے ہونے کی کسی نہ کسی مقام پر خبر نہ سُنی جاتی ہو مگر الحمد للہ کہ جب سے ندوۃ العلما قائم ہوا ہے اور اسنے اِن نزاعون سے اپنی نارضامندی ظاہر کی ہے اُسوقت سے اب تک کوئی نزاع نہین پیدا ہوئی اور تمام مسلمان اِس جھگڑے سے نہایت امن و آسائش مین بسر کر رہے ہین۔

(۲) سب سے زیادہ پورب مین اِن ہنگامون کی کثرت تھی اور اسی کے متعلق جو مقدمہ بازیان ہوا کرتی تھین اسمین بلامبالغہ ہزارہا روپیہ مسلمانون کا ضائع ہو رہا تھا۔ مگر الحمد للہ کہ جب سے مولانا شاہ امانت اللہ صاحب علیہ الرحمہ اور مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب بانی مدرسۂ احمدیہ آرہ کے درمیان مین ندوۃ العلما نے صلح کرادی وہ سب ہنگامے فرو ہوگئے اور پھر اِن بزرگون کے اثر سے احناف اور غیر مقلدین مین کوئی نزاع نہین پیدا ہوئی یہ کارنامہ ندوۃ العلما کا سرسری نگاہ سے دیکھنے کے قابل نہین ہے۔

(۳) تیسری عملی کارروائی اِسکی میرٹھ مین ہوئی ہے جہان ایک مدت سے اِن دونون گروہون مین نزاع قائم تھی اور مقدمہ بازی مین ہزارہا روپیہ ضائع ہو چکا تھا اور جس گھر مین اُس وحدہ لاشریک لہ کی عبادت کی جاتی تھی وہ باہمی نزاعون کا اکھاڑا بنا یا گیا تھا مگر سال گذشتہ کے سالانہ جلسے مین جو میرٹھ مین منعقد ہوا تھا مقامی ارکان کے حُسن سعی سے یہ جھگڑا بآسانی طے ہوگیا اور اب خُدا کے فضل سے باہم وہ اگلی سی کشاکش نہین ہے

(۴) ان باہمی نزاعون کی وجہ سے تحریری مناظرون مین نہایت بدتہذیبی اور سب
وشتم داخل ہو گیا تھا جو علما کے حسن اخلاق پر نظر کر کے نہایت ہی معیوب اور بدنما معلوم ہوتا
تھا اور آیہ کریمہ ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان کے
صریح مخالف تھا اسمین اب بہت کمی ہو گئی ہے جو دو چار رسالے فریقین کے شائع ہوئے
ہین انکے دیکھنے سے اسکی تصدیق ہو سکتی ہے اسیطرح سے امید ہے کہ رفتہ رفتہ مناظرے کا
پیرایہ انشاءاللہ تعالی بدل جائے گا۔

(۵) بعض ناعاقبت اندیش حضرات نے خاص ندوۃ العلما کی جو کچھ مخالفت کی اور
علما کی تضلیل وتذلیل کا کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا اسکے جواب مین ندوۃ العلما نے نہایت
متانت اور عالی حوصلگی سے کام لیا ہے اور باوجودیکہ جن ارکان کی تضلیل کیگئی ہے وہ
تحریر وتقریر مین نہایت نامبرآوردہ اور زورآور ہین مگر انھون نے بھی ذاتی طور پر
ندوۃ العلما کی منظورشدہ تجویز کے خلاف نہین کیا جو بہت اہمیت اور لحاظ کے قابل ہو
اور گو کہ مین نے اسکو سب کے آخر مین ذکر کیا ہے مگر سب سے زیادہ شاندار اور تقلید کے
قابل یہ کارنامہ ہے۔

علاوہ ان سب امور کے ندوۃ العلما کی یہ برکت کیا کم ہے کہ اب تک علما کی
جماعت مین ربط واتحاد کا کوئی خاص سلسلہ نہ تھا اور غالباً اسی کی وجہ سے مناظرون
مین سختی اور بیمروتی سے نزاعین پیدا ہو جاتی تھین اب ندوۃ العلما کی وجہ سے یہ بات جاتی
رہی اور جو علما سال مین ایک بار جمع ہو جاتے ہین انمین ایک خاص قسم کا ربط واتحاد
پیدا ہو گیا ہے اور جو بدگمانیان نہ ملنے کی وجہ سے پیدا ہوتی تھین وہ دور ہو گئی ہین اسلیے
اب انکی جانب سے ایک دوسرے سے منافرت پیدا ہونے کا اندیشہ نہین ہے اور
ظاہر ہے کہ جبتک انمین اتحاد باقی رہے گا مسلمانون مین نفاق پیدا ہونے کی کوئی صورت
نہین (وللہ الحمد)

ان سب باتون پر غور کرنے سے بآسانی یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ چار برس کے عرصے مین ندوۃ العلما نے جو کچھ قبولیت حاصل کرلی ہے وہ کچھ کم نہین ہے اور اس سے ہم اُمید کرسکتے ہین کہ ارکان ندوۃ العلما اگر مستعدی وجانفشانی سے کام کرتے رہے تو ایک زمانے مین انشاء اللہ تعالے تمام تعلیمی اور اخلاقی نقائص دفع ہوجائین گے اور مسلمانون کو وہ روحانی زندگی حاصل ہوگی جو ایک زمانے سے دنیا کو خیرباد کہہ چکی ہے۔

علاوہ اسکے ہمارے دوستون کو اس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ منظور شدہ تجویزون کا اپنے پیمانے پر پورا ہوجانا ایک چیز ہے اور اُسکے پورا کرنے کی کوشش کرنا دوسری چیز! انھین دونون باتون مین فرق نہ کرنے سے لوگون کو اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے اگر وہ غور وفکر سے کام لین تو ظاہر ہے کہ ان تجویزون کا پورا کرنا خدا کا کام ہے اور کوشش کرنا ہمارا "السعی منی و الاتمام من اللہ"

ندوۃ العلما کا جو کام ہے وہ کبھی اس سے غافل نہین رہا چنانچہ سال زیر بیان مین اسنے جو کوششین کی ہین اُنکو مین علے الترتیب بیان کرتا ہون۔

پہلی تجویز جلسۂ عام میرٹھ مین یہ منظور ہوئی تھی کہ "انگریزی خوان طلبہ کو وظائف دیکر عربی اور دینیات کی تعلیم دیجائے تاکہ وہ اُصول اور عقائد سے واقف ہوکر ندوے کیطرف سے ممالک غیر مین اشاعت اسلام کیلیے بھیجے جائین اسکے نفاذ کے لیے جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۲۶ محرم ۱۳۱۵ھ مین یہ طے ہوا تھا کہ "چونکہ ندوۃ العلما نے اپنے خاص اہتمام سے اب تک کوئی مدرسہ جاری نہین کیا اسلیے بالفعل ایسے طلبہ کا مدارس اسلامیہ مین سے کسی مدرسے مین انتظام کیا جائے مگر مدارس اسلامیہ کے حالات کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ اس قسم کی تعلیم و تربیت کے لیے آمادہ نہین ہین جسطرح کی کہ ندوۃ العلما چاہتا ہے اسلیے اس سال اس تجویز کو عمل مین لانے کی کوئی تدبیر نہین ہوسکی اب اسی جلسے مین مین اس بحث کو پیش کرنا چاہتا ہون کہ ندوۃ العلما کو انکی تعلیم و تربیت کے لیے مستقل انتظام کرنا چاہیے

ورنہ اِس تجویز کا نفاذ عملی صورت مین نہو سکے گا۔

دوسری تجویز یہ منظور ہوئی تھی کہ چند مستعد اور ذکی طالبعلمونکو تکمیل علوم و فنون کی غرض سے وظائف دیکر مصر بھیجا جائے" اِسکے لیے اُسیوقت فہرست چندے کی کھولی گئی اور جسقدر چندہ ہوا اُسکی تفصیل یہ ہے ماہوار [illegible] سالانہ [illegible] یکمشت چندہ موعود [illegible]۔ اِسکے منظور ہونے کے بعد مصر کے اہل علم سے خط و کتابت کی گئی اور دار العلوم مصر کے قواعد داخلہ اور ابتدائی و ثانوی تعلیمات کے نصاب منگوا کر دیکھے گئے اُنکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ قواعد ایسے سخت ہین جنکی روسے بالفعل کوئی طالب العلم یہان کا اُسمین داخل نہین ہو سکتا سب سے زیادہ سخت دفعہ یہ ہے کہ طالب علم مصری ہو اور اگر وہ مصری باشندہ نہین ہے تو فرنچ یا انگریزی زبان جانتا ہو اور علم فقہ۔ حدیث تفسیر۔ ادب مین پوری مہارت رکھتا ہو اور حافظ قرآن ہو" اور یہ ظاہر ہے کہ اسوقت کوئی طالب العلم ایسا نہین ملسکتا جو انگریزی زباندانی کے ساتھ علوم مذکورۂ بالا مین مہارت تامّہ رکھتا ہو اسوجہ سے مجبوراً جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ ۲۶ محرم ۱۳۱۵ھ نے اِس تجویز کو سردست ملتوی کر دیا ہے۔

تیسری تجویز یہ منظور ہوئی تھی کہ تجویز اشاعۃ الاسلام کی کارروائی بالفعل اِس طریقے سے شروع کر دیجائے کہ چند واعظ اُن اضلاع مین مقرر کیے جائین جہان کے باشندے احکام اسلام سے ناواقف ہین" اِس تجویز کے موافق اِس سال کے تخمینۂ مصارف مین چار واعظون کا تقرر منظور ہوا تھا اور اشاعۃ الاسلام کے قواعد اور واعظین کے لیے ہدایات طے کرکے چھپوا دیے گئے اور اُسکے موافق کارروائی ہونے والی تھی بلکہ انجمن معین الندوہ میرٹھ نے اِسی تجویز کے موافق ضلع میرٹھ مین ایک واعظ کی درخواست دی اور اُنکی خواہش کے موافق مولوی سید حمزہ صاحب دہلوی وہان بھیجدیے گئے مگر چند ہی روز مین ایسے اسباب پیش آگئے جنکی وجہ سے ملک مین ایک قسم کی شورش پیدا ہوگئی اور

ہر کام مین بدگمانی ہونے لگی اسلیے مجبوراً اِس تجویز کو اُسوقت تک ملتوی کیا گیا جب تک کہ
کہ ارکان انتظامی اِسکو مناسب سمجھین۔

چوتھے علاوہ اُن تجویزون کے جو سال گذشتہ مین منظور ہوئی تھین ندوۃ العلما
کو اِس سال **دار العلوم** کیلیے سرمایہ جمع کرنے کا کام تھا اسکی نسبت جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ
۲ محرم ۱۳۱۵ھ مین یہ طے ہوا تھا کہ "خاص اِس کام کے لیے ندوۃ العلما کیطرف سے **وفود**
روانہ کیے جائین جو ملک مین جا بجا دورہ کرین"، اِسکے طے ہونے کے بعد اِسکا اعلان کیا گیا
اور حسب مندرجۂ ذیل درخواستین استدعاے وفد مین موصول ہوئین۔

(الف) پہلی درخواست ہوشیارپور سے مورخہ ۲۰ جولائی ۱۸۹۷ء انجمن اسلامیہ
ہوشیارپور کی طرف سے آئی (ب) دوسری درخواست روساے جالندھر کی مورخہ
۳۱ جولائی ۱۸۹۷ء پونہچی اسپر اکثر روساے جالندھر کے دستخط تھے (ج) تیسری درخواست
امرتسر سے آئی جو علما و روساے امرتسر اور انجمنہاے اسلامیۂ امرتسر کیطرف سے تھی
(د) چوتھی درخواست لاہور سے آئی جسپر انجمن اسلامیہ پنجاب اور انجمن حمایت اسلام لاہور
اور انجمن خادم علوم اسلامیہ لاہور کے ہر سہ سکرٹری اور دیگر ارکان و عمائد شہر کے بکثرت دستخط تھے
اِن درخواستون کے آنے پر قطعًا ارادہ تھا کہ پہلے وفد پنجاب روانہ کیا جاے
مگر سوء اتفاق سے سرحدی شورشین برپا ہوگئین جنکی وجہ سے پنجاب کیطرف وفد کا روانہ
کرنا نامناسب معلوم ہوا۔ علاوہ اِسکے پنجاب مین دفعۃً طاعون کے پھوٹنے سے بھی اِس
ارادے سے باز رہنا پڑا جیسا کہ عرصے سے بمبئی اور ناسک کیطرف وفد کا روانہ کیا جانا
ملتوی ہوتا جاتا ہی۔

پانچوین ندوۃ العلما کی تیسری تجویز دار الافتا ہی اِسمین اِس سال زیادہ کوشش
کیگئی اور بہ نسبت سالہاے گذشتہ کے اِس سال زیادہ فتوے مرتب کیے گئے گو کہ ہمکو
اِس بات کا سخت افسوس ہی کہ اِس محکمے کو خاطر خواہ ہم ترقی نہین دیسکے اور اسی وجہ سے

جیسا کہ دل چاہتا ہے کام نہین ہوسکا تاہم اِس سال جو کچھ ہوا ہے وہ اِس اعتبار سے کہ اب تک صرف ایک مفتی اِس کام پر مقرر کیئے گئے ہین کام بہت زیادہ ہوا ہے تفصیل اسکی مندرجۂ ذیل بیان سے معلوم ہوسکتی ہے۔

سالِ زیر بیان مین ۵۷۲ سوالات بیرونجات سے آئے اور آخر سال تک (۵۶۵) جوابات مُرتب کرکے بھیجے گئے انمین ۷۴ فتوے نہایت مشکل اور پیچیدہ تھے جنمین معمول سے زیادہ وقت اور محنت صرف ہوئی علاوہ انکے ۲۳ مسائون کی بجاے خود تحقیقات کیگئی۔

پچھلے ندوۃ العلما کی نگرانی مین ۳ شوال ۱۳۱۳ھ مین جو یتیم خانہ اسلامیہ کھولا گیا تھا اُسکی طرف اِس سال خاص توجہ کی گئی چنانچہ اب بفضلہ تعالیٰ وہ روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے ربیع الاوّل ۱۳۱۵ھ مین اِس خیال سے کہ محتاج خانے سرکاری جابجا ٹوٹ رہی ہین لامحالہ انمین جو لاوارث اور یتیم بچے پرورش پا رہے ہین انکو اگر مسلمان نہ لین گے تو انکا دین ومذہب تباہ ہوجائے گا اور اخلاق وعادات بگڑ جائین گے اور وہ آوارہ گرد ہوکر جرائم اور خلاف تہذیب اُمور کے مرتکب ہونگے اور اپنی اور دوسرونکی قسمت خراب کرینگے ایک درخواست مین نے بحق تولیت یتیم خانہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی واودھ کی خدمت مین بوساطت صاحب کلکٹر ضلع کانپور کے بھیجی اسکے جواب مین ۳ دسمبر ۱۸۹۷ع کو ڈاکٹ نمبری ۹۶/۲ کے ذریعے سے مجکو اطلاع کی گئی کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے منظور فرمایا ہے کہ ساٹھ لاوارث اور یتیم بچے یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کو دیے جائین اور فی لڑکا دو روپیے ماہوار سے مدد خرچ دیا جاوے چنانچہ اسکے بعد اضلاع مغربی وشمالی واودھ کے محتاج خانونسے یتیم بچے آنا شروع ہوئے اب کُل تعداد بچونکی ۴۳ ہی جنمین ۲۵ لڑکے اور ۱۸ لڑکیان ہین انکی تعلیم وتربیت کے لیے اتالیق اور مدرس مقرر ہین اور صنعت وحرفت سکھانے کا بھی انتظام کردیا گیا ہے بعضون کو چمڑے کا کام سکھایا جاتا ہی اور بعضون کو پریس کا یتیم خانے کے حسن انتظام کا اندازہ حکام کی رایونسے ہوسکتا ہی جو وقتاً فوقتاً

اُنھون نے معائنے کی کتاب پر لکھی ہین۔

ساتوین اِس سال بھی مجلسہاے ماتحت کے قائم کرنے سے پہلوتہی نہین کیگئی چنانچہ مولوی قادر بخش صاحب شہسرامی کے حُسن توجہ سے اورنگ آباد ضلع گیا مین ایک مجلس معین الندوہ کے نام سے قائم ہوئی ہے جسکے سکریٹری مولوی عبدالرحمن صاحب وکیل اور صدر انجمن مولوی محی الدین صاحب ڈویزنل آفیسر منتخب ہوئے ہین۔ یہ دونون حضرات نہایت مستعد اور پرجوش مسلمان ہین انھون نے مجکو اطلاع دی ہے کہ صدر انجمن معین الندوہ کی توجہ سے ایک جائداد وقف ہوئی ہے جسکا منافع چھ سو روپے سالانہ ہے ابھی اسکی تکمیل نہین ہوئی۔

آٹھوین ارکان کی تعداد اس سال کی بہ نسبت سال گذشتہ کے بہت زیادہ ہوگئی ہے اگر ترقی کا لحاظ کیا جائے جو سال بسال ارکان کی تعداد مین ہوتی جاتی ہو تو نہایت طمانیت بخش نتیجہ نکلتا ہی۔ سال اوّل مین کل (۲۴۲) ارکان تھے دوسرے سال ۴۳۴ ہوئے تیسرے سال (۷۸۲) ارکان کی تعداد تھی۔ سال زیر بیان مین ۱۰۱۵ ہی مگر اس تعداد مین وہ حضرات شامل نہین ہین جنھون نے کسی صیغۂ خاص مین چندہ عنایت فرمایا ہے مثلاً اشاعۃ الاسلام یا دارالعلوم یا وظیفۂ مصریہ وغیرہ مین اگر ان سب کو جمع کر لیا جائے تو کُل شرکای ندوۃ العلما کی تعداد ۱۰۳۸۸ ہوجاتی ہے اور یہ تعداد بھی علاوہ اُن حضرات کے ہی جو خلوص اور ہمدردی کی راہ سے سفر کی زحمتین اُٹھاکر دوردراز مقامات سے ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے مین تشریف لائے اور شریک ہوئے مگر کسیوجہ سے چندۂ ممبری نہین دیسکے۔

نوین گو کہ ندوۃ العلما کے مقاصد و فوائد کی اشاعت کے لیے اِس سال دورے نہین کیئے گئے مگر خط و کتابت سی جہانتک ہو سکتا تھا اسمین دریغ نہین کیا گیا چنانچہ موصولہ اور مجاریہ خطوط کی تعداد حسب تفصیل ذیل ہے۔

غرۂ شوال ۱۳۱۴ھ سے سلخ رمضان ۱۳۱۵ھ تک موصولہ خطوط کی تعداد (۱۹۶۴) اور

مجاریہ خطوط کی تعداد (۲۵۱۵) اور مجاریہ رسائل کی تعداد (۱۲۶۸) ہی۔

دسوین۔ جمعخرچ کے نقشون سے یہ بات معلوم ہوجائیگی کہ سال زیر بیان مین آمدنی کی نسبت سے خرچ بہت کم ڈالا گیا ہے اور حتی الامکان کفایت شعاری کے اصُول کو ہاتھ سے نہین چھوڑا گیا کیونکہ سال زیر بیان مین کل آمدنی مع بقایای سالگذشتہ کے آٹھ ہزار تین سو چھیاسی روپے پندرہ آنے نو پائی (۸۳۸۶ ۱۵ ۹) ہوئے ہین اور کل خرچ اِس سال کا تین ہزار نو سو چھیالیس روپے پانچ آنے نو پائی (۳۹۴۶ ۵ ۹) ہے اِس حساب سے سال تمام پر چار ہزار تین سو بانوے روپے دس آنے (۴۳۹۲ ۱۰) تحویل مین باقی رہے اسمین چار سو اُنیس روپے سات آنے تین پائی (۴۱۹ ۷ ۳) دار العلوم کا ہی اور پانسو پچپن روپے نو آنے تین پائی۔ (۵۵۵ ۹ ۳) اشاعۃ الاسلام کا اور پانسو دس روپے (۵۱۰) دار الافتا کا اور دوسو نو روپے چار آنے (۲۰۹ ۴) وظیفہ مصریہ کا اور دو سو اُنیس روپے تیرہ آنے (۲۱۹ ۱۳) خزانۂ محمدیہ کا باقی دو ہزار چار سو اٹھتر آٹھ آنے چھ پائی (۲۴۷۸ ۸ ۶) مصارف دفتر ندوۃ العلما کے ہین۔

(ملاحظہ ہو نقشہ جمعخرچ بابت سال چہارم صفحہ ۵۲ تا ۵۵۔

جناب صدر انجمن! جو کچھ مجکو کہنا تھا کہہ چکا اور جو کچھ کارروائی ندوۃ العلما نے اس سال کی ہے اُسکو ظاہر کر چکا اب آپ خود اپنی قوت فیصلہ سے اسکا تصفیہ فرما سکتے ہین کہ ندوۃ العلما پر جو ہمارے احباب الزام دیتے ہین وہ صحیح ہے یا غلط اور ندوے کی یہ شکایت کہ قوم خود ہماری تجویزون کو پورا کرنے کیطرف باوجود تسلیم کرنے کے متوجہ نہین ہوتی بیجا ہے یا بجا

حضرات! ندوۃ العلما کو یارون نے اگر کیمیاگر سمجھ لیا تھا تو یہ اُنکی خوش فہمی ہے۔ اور اگر اسکو زیادہ سے زیادہ بشری طاقتون کا ایک مجموعہ خیال کیا تھا تو بیشک طاقت بشری کے موافق ندوۃ العلما بہت کچھ کر رہا ہی اور کرے گا اور اگر خدا کو منظور ہے تو اسکی تجویزین ایک دن پوری ہو جائینگی اور اگر خدانخواستہ پوری نہوئین تو بھی ہمنے اپنا فرض ادا کیا اور بقدر ہماری نیتون کے اسکا ہمکو ثواب ملیگا۔

آخر مین ہم اپنے دوستون سے بھی یہ عاجزانہ التماس کرتے ہین کہ وہ اِس کام کو اچھا سمجھتے ہین تو بجاے شکوہ و شکایت کے ہماری مساعدت کرین اور جو کام ہم نہین کرسکتے اسکو وہ انجام دین ورنہ دوستی کے پردے مین وہ کام کرنے والون کو کیون دلسرد کرتے ہین ؎

یہ کہانکی دوستی ہے کہ بنے ہین دوست ناصح کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

کارروائی کے ختم ہونے کے بعد خانبہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل نے تحریک کی کہ یہ کارروائی رویداد سے علحدہ بھی چھپوا کر شائع کیجاے۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے اسکی تائید کی اور باتفاق آرا یہ تجویز منظور ہوئی۔

تجویز مقام دار العلوم

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور نے تحریک پیش کی کہ دار العلوم بجاے دہلی کے لکھنؤ مین قائم کیا جاے"۔ اِس تحریک کو پیش کرتے وقت مولوی صاحب ممدوح نے مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی

حضرات! ندوۃ العلما کو قائم ہوے اب کئی برس ہوگئے اور اُسکے اجلاسون مین متعدد تجویزین بھی منظور ہوئی ہین لیکن افسوس ہے کہ اسوقت تک ان تجاویز کے متعلق ایسی کارروائی عمل مین نہین کیگئی جو انکی شان کے مناسب ہو۔ اگرچہ گذشتہ سالانہ جلسے مین جناب ناظم صاحب کی رپورٹ پر ریمارک کرتے وقت واقعات کی مدد سے مین نے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ ندوۃ العلما عملی کارروائی مین مصروف ہے لیکن اب ایک سال اور گذر جانے پر مین خود ان عملی کارروائیون کو قابل تسکین خیال کرنے پر آمادہ نہین ہون۔ اِس سال مختلف اسباب کی وجہ سے (جنکا ذکر مجملاً مطبوعہ خطوط مین کیا گیا ہے) سالانہ جلسہ ملتوی رہا ہے اور اسطرح ملک اور ملت کی ہمدردی اِس

عظیم الشان تحریک کی جانب تازہ رکھنے کا ایک بڑا ذریعہ ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا ہی پس اگر ہم عامۂ ملک کو ندوے کی جانب سے مایوس کرنا نہین چاہتے تو ہمکو فوراً کوئی شاندار علمی کام شروع کر دینا چاہیے۔

ندوۃ العلما نے جو تجویزین پیش اور پاس کی ہین اُنمین سب سے زیادہ مہتم بالشان دار العلوم قائم کرنا ہی معہد الاشاعۃ الاسلام کے متعلق کارروائی بعض مصالح کی بنا پر ملتوی بھی رکھی گئی ہے پس میرے خیال مین اس جلسے کو اور تمام ارکان ندوۃ العلما کو اپنی توجہ دار العلوم کی جانب مبذول فرمانی لازم ہے گذشتہ سالانہ جلسے مین یہ امر بحث کے واسطے پیش ہوا تھا کہ دار العلوم کہان قائم کیا جائے اور کسیقدر بحث کے بعد یہ قرار پایا تھا کہ دہلی مین دار العلوم قائم ہو۔

حضرات! ہر بات کی خاص خاص شکلین اور ہر کام کے خاص خاص معاون اسباب ہوتے ہین ہمارا دل یہی چاہتا ہے کہ دار العلوم دہلی مین ہو مگر سال بھر گذر لینے پر بھی ہم اپنی تحریکون کا اثر دہلی مین نہین پاتے اور ہم مین سے اکثر وہان علمی کارروائی کرنے سے قاصر ہین اور حق یہ ہے کہ جبتک متفقہ کوشش اس کام مین جانفشانی نہ کرے اُسوقت تک دو چار ارکان اگرچہ وہ کیسے ہی ذی اثر اور ذی وقع کیون نہون اس بار عظیم کے متحمل نہین ہو سکتے اور اور بیشک اُنکے سر اتنا بڑا بوجھ رکھدینا انصاف سے بعید ہے۔ یہ اسباب ہمکو بیدست و پا سا کر رہے ہین اور ہمکو فوراً علمی کارروائی شروع کر دینے کی ضرورت ہی۔ لہذا مین یہ راے دیتا ہون کہ دار العلوم کے قیام کے لیے ہمکو افسوس و حسرت کے ساتھ شاہجہان آباد سے اپنا خیال ہٹا لینا چاہیے اور دوسرے موقع کو پسند کرنا ضرور ہے لکھنؤ کا نام ہمیشہ دہلی کے ساتھ اس تجویز مین لیا گیا ہے اور میرے خیال مین لکھنؤ مین ایسے اسباب مہیا ہین جنسے ہم جلد کام لیسکتے ہین۔ اور میری ناقص راے مین اگر اس جلسے نے یہ تغیر مقام منظور کر لیا تو ہم اسی ہفتے مین اپنے آپ کو دار العلوم کی علمی کارروائی کے میدان مین پائین گے۔ لہذا مین یہ گذارش کرتا ہون

کہ بجائے دہلی کے لکھنؤ قیام دارالعلوم کیلیے منظور فرمایا جائے مجکو امید ہے کہ ہمارے دہلی کے ارکان خاص وجنکی نظر وسیع اور اسلامی ہمدردی مقامی خصوصیات سے پاک ہی) ہمارے اِن عذرات کو نظر قبول سے ملاحظہ فرمائینگے اور اُنکی ہمدردی ندوے کے ساتھ ویسی ہی دلی رہیگی جیسی اب تک رہی ہے۔

مولوی حاجی یونس خانصاحب رئیس دتاولی نے اسکی تائید کی مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس مدرسۂ المولٹرہ نے فرمایا کہ جب ایک مرتبہ جلسۂ عام مین یہ طے ہوچکا ہے کہ دارالعلوم دہلی مین قائم ہو تو اب منظورشدہ تجویز مین ترمیم کرنا مناسب نہین۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے اسکی تائید کی اور تائید کرتے وقت حسب مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

گذشتہ سال کے جلسۂ عظیم الشان شہر میرٹھ مین مابین مولانا مولوی عبدالحق صاحب دہلوی مصنف تفسیر حقانی ومولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی ہر دو جلسۂ خاص وعام مین باہم حضار جلسہ کے گفتگو اور بحث درباب ترجیح شہر لکھنؤ و دہلی بالتفصیل مع دلائل ہوتی رہی۔ آخرالامر مجمع عام مین مولوی شاہ سلیمان صاحب نے اپنے دعوے کو جو اولاً لکھنؤ کو مقام دارالعلوم کیلیے مرجح سمجھتے تھے واپس لیا اسوقت حضار جلسہ مین سے کسی نے مخالفت پر لب کشائی نکی بلکہ اکثر حضرات نے اسپر مسرت ظاہر فرماکر تائید کی گویا کل حضار جلسہ نے اس تجویز کو کہ دارالعلوم شہر دہلی مین ہو متفق الالفاظ مان لیا اور رویداد بھی متعلق اس جلسے کے جو طبع ہوئی ہے وہ اسی مضمون پر مشتمل ہے اب ایسے امر قرارداده سے جو ملک مین مشہور ہوچکا ہے ندوۃ العلما کا بازگشت کرنا اوسکی شان وشوکت سے بمراحل بعید ہے۔

حضرات! ایسے شہر گرامی ومقدس کو کہ ہمیشہ سے منبع کمالات صوری ومعنوی رہا ہو

بلا وجہ وجیہ کے چھوڑ دینا ہرگز پسندیدہ نہین اگر اس عرصے مین اکابر و روساے دہلی ذی آپ کے ساتھ دربارۂ مقاصد خصوصًا دارالعلوم گرمجوشی نہین فرمائی۔ آپ نہایت استقلال سے بذریعۂ قوت علمی وسحرالبیانی کے توجہ اور جوش دلائیے کم از کم اسقدر تو ہونا چاہیے کہ ایک وفد معززین ندوہ کا مقام دہلی پہونچکر اصل حقیقت کو معلوم کرکے اور اپنے مقاصد متعلق ندوہ کا فیصلہ کرے یا دوسری شکل یہ ہے کہ بذریعۂ ایک تحریر خاص کے لیے استفسار کیا جائے۔ ایسے معاملات مین تعجیل مناسب نہین ہی۔

حضرات! میرا خیال تو یہ ہے کہ اگر بفرض محال دہلی والے متوجہ بھی نہون تب بھی ہمکو استقلال سے متوکلًا علی اللہ دہلی ہی مین دارالعلوم قائم کرنا چاہیے کسواسطے کہ جو امر ایک مرتبہ قرار پاچکا ہو اُس سے پھرنا علو ہمتی اور مردانگی کے خلاف ہی چونکہ یہ ہمارا مدرسہ ملکی فوائد سے متعلق ہے لہذا ہمکو امید قوی ہے کہ پوری اعانت ملک ہی سے ہوگی۔

اِسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے حسب مندرجۂ ذیل تقریر کی

تقریر مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما

مولانا غلام محمد صاحب ہوشیارپوری نے اپنی تقریر مین جو وجوہ اختلاف کے بیان کیے ہین وہ نہایت نیک نیتی پر مبنی ہین مگر مولانا نے شاید اسپر غور نہین کیا کہ دارالعلوم کے لیے کسی مقام کا انتخاب ایسا سہل نہین ہے جو فلتۃً طے ہوجانے سے طے ہوسکے بلکہ اس دیرپا یادگار کے لیے مقام منتخب کرتے وقت تمام پہلوؤن کو نظر غائر سے دیکھنے کی حاجت ہی۔ حضرات! دارالعلوم کا صرف قائم ہی کردینا ہمارے پیش نظر نہین ہے بلکہ ہم اسکے لیے ایسا مقام منتخب کرنا چاہتے ہین جہان ایک ایسا مدرسہ سرسبز و شاداب رہ سکے۔ اور آیندہ چلکر اُس کھیت کیطرح نہ مُرجھا جائے جو چندروز تک لہلہا کر آخرالامر زمین کی ناموافقت اور مزارعین کی غفلت اور پانی کی قلت و نایابی کی وجہ سے مُرجھا کر رہگیا ہو اسلیے منتظمین

ندوۃ العلما کو بہت غور و فکر سے اِسکی بنا ڈالنی چاہیے اور ایسے مہتم بالشان کامون مین اِس بات کی پابندی نہ کرنی چاہیے کہ پہلے اِسکی نسبت کوئی امر طے ہوچکا ہے۔ اسوقت ایک تجویز مین رد و بدل کرنا آسان ہے پھر بعد کو اس غیر ضروری پابندی کے نتایج بد کو گوارا کرنا مشکل ہے۔ اسیوجہ سے **مولوی اعظم حسین صاحب صدیقی** خیرآبادی نے باوجودیکہ دہلی مین دار العلوم قائم کرنے کے محرک وہی تھے (دیکھو روداد سال چہارم صفحہ ۵۱) اپنی تجویز سابق کو ان الفاظ مین واپس لیا ہے کہ "ارکان ندوۃ العلما کو اپنی تجویز سابق کی پابندی ضرور نہین جہان انفع معلوم ہو وہان دار العلوم قائم کیا جائے۔ پس اسمین کچھ شبہہ نہین کہ دہلی باعتبار مرجعیت اور وضعداری کے دوسرے شہرون سے مرجح ہے مگر ان دقتون کے لحاظ سے جو وہان دار العلوم قائم کرنے کے ساتھ ہی پیدا ہونگی اور کیا عجب ہی کہ عرصے تک دار العلوم کو صرف خیالی دار العلوم رکھین اور اِس مفید تجویز کا قوت سے فعل مین آنا ملتوی رہے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جس جگہ بالفعل اِسکے سامان مہیا ہون یا بآسانی مہیا ہوسکین اور اِس کام کے شروع کرنے مین کوئی دقت بھی نہو اور سب سے بڑی بات یہ کہ **مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما** جنسے زیادہ کسیکو اسکے ساتھ دلسوزی نہین ہی وہان رہکر اِس کام کو کرسکین وہین پر دار العلوم قائم کیا جائے اور اِسکی قطعاً پروا نکیجائے کہ پہلے کیا تجویز ہوچکا ہے کیونکہ یہ کوئی فرضی اور خیالی تجویز نہین ہے کہ یون ہو گیا یون ہی سہی۔ نہ شاعرانہ مضمون ہے جسکا موزون ہوجانا کافی سمجھا جائے یہ عملی کارروائی ہی جسکو سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے تاکہ آیندہ کوئی دقت پیش نہ آئے اور غالباً **مولوی غلام محمد صاحب** بھی اسبات پر غور کرینگے تو اِسی صورت کو پسند کرینگے جس سے دار العلوم کی تجویز جلد عمل مین آسکے۔

اِسکے بعد **خان بہادر منشی اطہر علی صاحب** وکیل نے یہ ترمیم پیش کی کہ دہلی کے ارکان خاص کو اِس تجویز سے اطلاع دیجائے اگر ایک مہینے کے اندر ایسے اسباب وہان

مہیا ہو جائین جنسے ندوۃ العلما دار العلوم کی علمی کارروائی شروع کر سکے تو بہتر ہے ورنہ لکھنؤ مین دار العلوم قائم کیا جائے مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری اور مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس مدرسۂ فتحپور نے اسکی تائید کی۔ مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے اختلاف کیا اور وجوہ اختلاف کے حسب مندرجہ ذیل بیان کیے۔

تقریر مولانا سید محمد علے صاحب ناظم ندوۃ العلما

میرے نزدیک اس تجویز کا ملتوی کرنا نامناسب اور بالکل غیر مفید ہے ایک مہینے کے بعد پھر جلسہ کرنے کی ضرورت ہوگی اور اسکی امید نہین کہ ارکان ایک مہینے کے بعد ہی پھر سفر کی زحمتونکو گوارا کرین گے علاوہ صرف کثیر کے اسمین جو کچھ دقتین پیش آتی ہین اونسے مین خوب واقف ہون۔

علاوہ اسکے اسوقت دار العلوم کے متعلق جو جوش ارکان مین پیدا ہوگیا ہے اس سے کام نہ لینا اور ایک مہینے کے بعد پھر از سر نو اسکی کارروائی کرنا دقتون سے خالی نہین ممکن ہے کہ اسوقت جو خیالات لوگون کو پیدا ہوگئے ہین اُنسے وہ مفید نتیجہ حاصل ہو جو ایک مہینے کے بعد نہو سکے۔

اسلیے میری راے یہ ہے کہ دار العلوم کیلیے اسیوقت کوئی مقام طے کر دیا جائے خواہ دہلی ہو یا لکھنؤ تاکہ پھر بلا انتظار اسکی علمی کارروائی شروع کر دیجائے۔

صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ اس مسئلے پر مباحثہ بہت ہو چکا ہے اسلیے اب رائین لیکر کثرت آرا پر اسکا فیصلہ ہو جائے۔ چنانچہ سب سے پہلے اس بات پر رائین لیگئین کہ دار العلوم کے مقام کے نسبت اسیوقت طے کر دیا جائے یا یہ تجویز دوسرے وقت پر ملتوی رکھی جائے کثرت آرا سے طے ہوا کہ اسکے نسبت اسیوقت طے کر دیا جائے۔

اسکے بعد اس بات پر رائین لیگئین کہ دار العلوم دہلی مین قائم کیا جائے یا لکھنؤ مین ؟" کثرت آراسے طے ہوا کہ لکھنؤ مین قائم کیا جائے۔ اسکے بعد صدر انجمن صاحب نے حسب مندرجہ ذیل تقریر بیان کی۔

تقریر مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور صدر انجمن جلسۂ پنجم ندوۃ العلما

گو کہ سال گذشتہ مین یہ تجویز منظور ہو چکی تھی کہ دار العلوم دہلی مین قائم ہو مگر جلسۂ عام مین ارکان انتظامیہ کو اسپر غور کرنے کا موقع نہین ملا تھا اِسکے بعد ایک سال تک برابر وہ غور کرتے رہے اور بیشک انکا اس بارے مین غور کرنا اور جلسون مین بار بار اسکا پیش کرنا حق بجانب ہی اسلیے کہ یہ عملی کارروائی ہے اور اسکا مدار صرف شیرین بیانی پر نہین ہے چنانچہ اس جلسے مین بھی یہ تحریک پیش ہوئی اور نہایت نیک نیتی سے اسپر مباحثہ ہوا اور آخر کو کثرت آراسے یہ فیصلہ ہو گیا کہ دار العلوم لکھنؤ مین قائم ہو۔ خدا کو اسیمین کچھ بہتری منظور رہے اب ارکان ندوۃ العلما کو نہایت محنت اور کوشش کے ساتھ اس کام کو شروع کرنا چاہیے۔

مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس المو ڑہ نے تحریک کی کہ اب ہم سب کو اسکے لیے دعا کرنی چاہیے کہ اسمین اللہ تعالے خاطر خواہ کامیابی عطا فرمائے اِسکے بعد تمام حاضرین نے نہایت خلوص نیت سے دعا کی۔

تجویز افتتاح درجہ ابتدائی دار العلوم

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور نے یہ تحریک پیش کی کہ بالفعل دار العلوم کا ابتدائی درجہ وسیع پیمانے پر کھولا جائے پھر بتدریج اِسکے اور درجے کھولے جائین "۔ اس تحریک کو پیش کرتے وقت مندرجہ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور

حضرات ! اس سال جلسۂ سالانہ بعض ضروری اور قابل لحاظ مصلحتون کی وجہ سے ملتوی رکھا گیا - مگر چونکہ ارکان ندوۃ العلما مین سے اکثر چیدہ رکن اس جلسے مین موجود ہین اس وجہ سے امید ہے کہ عملاً یہ جلسہ بھی کم وقیع ثابت نہو گا -

ندوے کو قائم ہوئے کئی برس ہو گئے اور اسکے مقاصد کا غلغلہ دور دور پہونچ چکا ہے قوم اور ملک کو ان مقاصد کے عمل پذیر ہونے کی سخت آرزو ہے اور اگر گستاخی معاف ہو تو اب کسیقدر مایوسی آمیز بدگمانی کی نظرین ہماری کارروائیون پر بھی پڑنے لگی ہین - معہذا اس سال جلسۂ سالانہ ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا اور یہ بھی ایک ذریعہ اور بڑا ذریعہ خیالات مین گرمی اور سرگرمی قائم رکھنے کا تھا - ان وجوہ سے ضرور ہے کہ یہ جلسہ متفرق ہونے سے پیشتر اس امر کا قطعی فیصلہ کر دے کہ فلان کام شروع کر دیا جائے - اور قوم کے سامنے ہم اہل عمل کی حیثیت سے پیش ہو جائین - جو مقاصد ندوۃ العلما کے پیش نظر ہین اُنمین سے **اشاعۃ الاسلام** تو پچھلے جلسون مین خاص خاص وجوہ کی بنا پر ملتوی ہو چکا ہے اور دارالافتا مین گو بوجہ ضرورت کے ایک مفتی رکھلیے گئے ہین - مگر جس پیمانے پر اسکا کھولنا مقصود ہے وہ بعض وجوہ سے ایک وقت خاص پر موقوف ہے پس ایک تجویز (جو نہایت ضروری ہے) دارالعلوم کی باقی رہی ہے - لہذا مین یہ التماس کرتا ہون کہ اس تجویز کے متعلق جلد کارروائی شروع کر دیجائے -

حضرات ! یہ تجویز بہت عالیشان ہے اور بڑے سرمائے کی اسکے لیے ضرورت ہے کوئی بڑا کام دنیا مین ایک ساتھ نہین ہو جاتا رفتہ رفتہ چھوٹے بڑے ہوتے ہین اور چشمے دریا بنجاتے ہین ہمکو بھی دارالعلوم چھوٹے پیمانے پر شروع کر کے اسکی تکمیل کی فکر کرنی چاہیے یہ مناسب ہو گا کہ بالفعل درجۂ ابتدائی (اُس شہر مین جہان دارالعلوم قائم ہو) کسی موقع کے

کرایہ کے مکان مین کھولدیا جائے اُمید ہے کہ قوم پر اسکا اثر زیادہ ہوگا اور وہ دل سے اس کام کی جانب توجہ فرما کر چندے سے مدد کرینگے اور ان کو یہ اطمینان ہوجائے گا کہ ندوۃ العلما نے قول کی چار دیواری سے نکلکر عمل کے وسیع میدان مین قدم رکھا۔ اور اسطرح جو مایوسی ہماری طرف سے دلون مین پیدا ہوچلی ہے وہ اُمید سے بدل جائیگی مولوی سیّد عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے اسکی تائید کی اور تائید کرنے کے وقت حسب مندرجہ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی سیّد عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما

اسوقت جو تحریک پیش ہوئی ہے وہ بہت قابل لحاظ ہے اور مین سمجھتا ہون کہ اس تحریک سے اگر قطع نظر کیجائے تو دارالعلوم کے عملی کام شروع کرنے کی اور کوئی صورت نہین ہے کیونکہ دنیا مین جسقدر بڑے بڑے کام آج آپ دیکھ رہے ہین ہمیشہ وہ اپنی ابتدائی حصے سے شروع کیے گئے ہین یہ کہین نہین ہوا کہ کوئی عالیشان عمارت یک بیک بنکر تیار ہوجائے۔ ہندوستان کی قومی یادگارون مین سب سے زیادہ علیگڑھ کالج اور اسلامیہ کالج لاہور کا نام لیا جاتا ہے لیکن وہ بھی ابتدا مین موجودہ حالت کے ساتھ قائم نہین ہوئے پہلے اسکول کھولے گئے اُسکے بعد بتدریج کالج بنائے گئے۔

علاوہ اسکے دارالعلوم کے تمام درجون کو اسیوقت کھول دینے مین جو دقتین ہین انکو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے یہ ممکن ہے کہ دس لاکھ کا سرمایہ جمع ہوجائے اور دارالعلوم کے درجۂ ابتدائی اور درجۂ فضیلت اور درجۂ تکمیل اپنی عالیشان عمارت اور دارالمقامہ اور مسجد اور کتب خانہ اور دیگر ضروریات کے ساتھ کھولے جائین۔ مگر یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو قواعد اسکے لیے تجویز کیے گئے ہین اور جنکی بنا پر ہمکو دارالعلوم سے بہبودی کی اُمید ہے انکا عملدرآمد پورا پورا اسیوقت سے ہوسکے اسلیے کہ درجۂ ابتدائی کے طلبہ تو اسوقت ہمکو

بہت ملسکتے ہین مگر درجۂ فضیلت اور درجۂ تکمیل کے طلبہ قواعد مجوزہ کے موافق کہان سے آئینگے پھر اگر بلا لحاظ قواعد داخلہ کے ہر قسم کے طلبہ لیلیے گئے تو علاوہ خلاف ورزی قواعد کے وسیع پیمانے پر کھولنے سے جو مقصود ہے وہ حاصل نہوگا اور دارالعلوم کی کامیابی کا کوئی اعلے نمونہ ہم نہ دکھلا سکین گے اور اگر قواعد داخلہ مین توسیع نہ کیگئی تو ایک مدت تک درجۂ فضیلت اور درجۂ تکمیل کے مدرسین بیکار رہینگے اسلیے مناسب ہو کہ پہلے دارالعلوم کے ابتدائی درجے کھولے جائین پھر رفتہ رفتہ باقتضاے وقت وضرورت درجۂ فضیلت و درجۂ تکمیل کھولا جائے۔

اِس طریقے سے دارالعلوم کو ترقی دینے مین چند فائدے بھی ہین **اوّلاً** جس کام کی ابتدا ہم ایک مدت تک نہین کرسکتے اُسکو جلد شروع کردین گے اور کام شروع کرنے کے بعد چندے کی فراہمی با سانی ہوسکے گی **ثانیاً** ملک مین جو ہر طرف سے ندوے پر الزام قائم کیا جاتا ہے کہ " وہ بھی کانفرنس کیطرح سے کوئی عملی کام نہین کرتا (گو یہ الزام غلط ہی) دفع ہو جائے گا **ثالثاً** جسوقت طلبا درجۂ ابتدائی مین کامیاب ہو جائین گے تو ہم ایک اور درجہ (درجۂ فضیلت) کھولدین گے اسیطور پر درجۂ تکمیل ایک وقت پر کھلجایگا اور اسی طریقے سے بہت سی غلطیون سے ہم محفوظ رہین گے جو ابتدائی کامون مین ہمیشہ پیش آتی ہین علاوہ اسکے شروع سے طلبہ کی نگرانی اور تربیت سے ایک بینظیر نمونہ ملک و قوم کے سامنے پیش کیا جاسکے گا۔

بہر حال سب سے زیادہ مناسب اور مفید طریقہ یہی ہے کہ اسوقت ابتدائی درجے دارالعلوم کے کھولے جائین اور آج کے ہوتے ہوئے کام کو کل پر نہ اُٹھا رکھا جائے

تمام حاضرین نے اس سے اتفاق کیا اور باتفاق آرا یہ تجویز منظور ہوئی کہ بالفعل دارالعلوم کے ابتدائی درجے کھولے جائین اور تا تعمیر مکان مدرسہ کرائے کے عمدہ مکان مین اِسکا انتظام کیا جائے۔

اسکے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے یہ تحریک پیش کی کہ ندوۃ العلما کی طرف سے ایک وفد روسای لکھنؤ کی خدمت مین بھیجا جائے وہ وہان پہونچکر دارالعلوم کیلیے زمین تجویز کرکے اسکو حاصل کرے اور بالفعل کام شروع کرنے کے لیے کوئی مکان پسند کرے مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے اسکی تائید کی اور باتفاق آرا یہ تجویز منظور ہوئی۔

اسکے بعد باتفاق آرا مفصلۂ ذیل حضرات اس غرض کیلیے منتخب کیے گئے جو لکھنؤ تشریف لیجائین۔ مولانا مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور۔ مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما۔ مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور۔ مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاؤلی۔ مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری۔ مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب سابق مدرس اعلی مدرسۂ عالیۂ رامپور۔ مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی۔ اور یہ طے ہوا کہ درصورت موانع کم از کم پانچ حضرات کی شرکت سے وفد کا نصاب پورا ہوسکتا ہے اسکے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس دوم

منعقدہ ۱۵ شوال ۱۳۱۵ھ مطابق ۹ مارچ ۱۸۹۸ء عیسوی
روز سہ شنبہ وقت ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر انجمن

مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہان پور

اجلاس کی باقاعدہ نشست کرنے کے بعد شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی نے کھڑے ہوکر مولانا شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم کے انتقال پر ملال پر افسوس ظاہر کیا اور تحریک کی کہ اُنکے واسطے دعاے مغفرت مانگی جائے۔ تحریک کرتے وقت اُنھون نے مندرجہ ذیل تقریر بیان کی۔

تقریر مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی

قبل اسکے کہ آج اور کوئی کارروائی شروع کیجائے ایک افسوسناک لیکن ناگزیر اور ضروری کام ندوے کے سامنے ہے۔ آپ صاحبون کو شاید معلوم ہو کہ مولانا شاہ امانت اللہ صاحب نے جو ایک مشہور اور معروف بزرگ اور ہماری مجلس ندوۃ العلما کے بہت بڑے رُکن اور معاون تھے چند روز ہوئے دار فانی سے عالم جاودانی کو انتقال فرمایا مولانای مرحوم کے اوصاف و فضائل کی تفصیل اسوقت بیان نہین کیجا سکتی لیکن اسقدر کہنا ضروری ہے کہ مولانا مین ایسی بہت سی خصوصیات تھین جنکی وجہ سے وہ تمام علما کی جماعت مین ایک ممتاز اور جداگانہ حیثیت رکھتے تھے۔ وہ جس عظمت و شان خودداری اور پاس وضع بلند نظری اور عالی حوصلگی سے بسر کرتے تھے اس سے اسلامی شان کا جلوہ نظر آتا تھا۔ جب وہ وعظ و تبلیغ کی ضرورت سے سفر کرتے تھے تو جسطرف اُنکا گذر ہوتا تھا ایک غلغلہ پڑ جاتا تھا اور غیر مذہب والون پر اُسکا اثر پڑتا تھا۔ وہ ندوۃ العلما کے بہت بڑے قوت بازو تھے اکثر جلسون مین تشریف لاتے تھے ندوے کے وفود کے ساتھ سفر کرتے تھے اور جب ندوے نے غازی پور کا سفر کیا تو مولانا نے جس عظمت و شان سے ندوے کی جماعت کا استقبال کیا کسی بڑے سے بڑے حاکم یا افسر کو بھی کسی موقع پر یہ بات نصیب نہین ہوگی مولانا ے مرحوم کی ذات سے ندوے کی بہت سی اُمیدین وابستہ تھین لیکن افسوس ہی کہ ہماری بدقسمتی سے موت نے سب کا خاتمہ کر دیا لیکن جہان ہمکو مولانا کے

بیوقت انتقال کرنیسے سخت صدمہ پونہچا ہی۔ یہ بات تسلی اور اطمینان کے قابل ہی کہ اُنکے فرزند رشید مولوی شاہ ابو الخیر صاحب جو اس موقع پر تشریف رکھتے ہین مولانای مرحوم کے ایسے قایم مقام ہین جنسے ہمکو وہی تمام اُمیدین ہین جو مولانائے مرحوم کی ذات سے تھین۔ مولوی ابو الخیر صاحب کی وجاہت فصاحت لسانی۔ صورت شکل۔ لب و لہجہ سے ہر شخص قیاس کرسکتا ہی کہ جسطرح ان ظاہری اور محسوس باتون مین وہ اپنے پدر بزرگوار کے نمونہ اور گویا اُنکی تصویر ہین تو اور تمام محاسن و اخلاق مین بھی وہ سرتا پا مولانای مرحوم کے نظیر ہونگے یہی وجہ ہے کہ غازیپور مین جو مولانا کا محل اقامت تھا مسلمانون نے اُنکو مولانای مرحوم کا سجادہ نشین تسلیم کیا اور خاص غازیپور کے لوگونسے زیادہ کوئی شخص قائم مقامی کے حق کا اندازہ نہین کرسکتا ہی۔ مولوی ابو الخیر صاحب کو ندوہ کے اجلاس مین ہم اُسی حیثیت سے دیکھتے ہین جسطرح اُنکے والد بزرگوار کو دیکھتے تھے اور اُنکی ذات سے ہمکو وہی تمام اُمیدین ہین جو مولانای مرحوم کی ذات سے تھین۔ آخر مین مین یہ تحریک پیش کرتا ہون کہ ندوہ کی طرف سے اظہار تاسف کے ساتھ مولانائے مرحوم کیلیے دُعای مغفرت کیجائے اور یہ امر جز کارروائی اجلاس ہذا کیا جائے۔

اِس تقریر کے بعد مولوی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی کھڑے ہوئے اور اُنھون نے مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کی تائید مین مندرجہ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی

صدر انجمن و حاضرین جلسہ! مولانا شبلی صاحب نے ابھی جس امر کی تقریر اور تحریک کی ہی کہ مولانا شاہ امانت اللہ صاحب غازیپوری علیہ الرحمہ کی وفات کا افسوس ظاہر کیا جائے۔ مین چند الفاظ مین اِسکی تائید کرنا چاہتا ہون۔ ندوہ ابھی ایک صغیر السن بچہ ہے اس عمر مین اسپر یہ حادثہ ناگہانی نازل ہوا لیکن ہمکو ایسی حالتون مین شرع نے کوئی چارہ نہین بتایا بجز اِسکے کہ کہین انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شاہ صاحب مرحوم نفس الواقع ایک با خدا اور صاف دل بزرگوار تھے اور بعض صفات انکی ذات مین ایسے تھے جنکا نظیر

اس زمانے مین نہایت کمیاب ہی - مولانا ے ممدوح سے اوّل اوّل میری ملاقات لکھنؤ کے جلسۂ ندوۃ العلما مین ہوئی تھی اور پہلے پہلے جو اُنسے گفتگو ہوئی وہ ایک اختلافی گفت گو تھی اور جو صاحب اس جلسے مین موجود تھے اُنکو بخوبی یاد ہوگا مین اس جلسے مین اصغر القوم تھا اور مین مُقر ہون کہ میری گفت گو کسیقدر ملائمت کے درجے سے متجاوز تھی اور مرحوم مغفور اس جماعت مین سربرآوردہ اور کبیر السن تھے باوجود اِس میری جرأت کے مولانا ے ممدوح مطلق کبیدہ نہوئے بلکہ جب مین اُنکی خدمت مین حاضر ہوا تو نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئے جسکا مین سزاوار اپنے کو نہ سمجھتا تھا - پھر دوسرے دن اُنھون نے جس کسرنفسی اور فروتنی سے ندوے کو اپنے تمام نزاعات کا حکم قرار دیا اور نزاعات دیرینہ کو جو کہ مابین مسلمانان اِس نواح کی تھی کس خوبی سے طے کر دیا اور آخر وقت تک اُسپر قائم اور ندوے کے جان نثار رہے اور خداے تعالی کے احکام کی تعمیل مین کسی خویش و بیگانے کی موافقت یا مخالفت کی پروا نکی ایسا بے نفس آدمی (جسکا پورا پورا ثبوت جلسۂ لکھنؤ مین آپ دیکھ چکے ہین) مجکو تو آجکل نظر نہین آتا - البتہ صحابہ و سلف کے حالات کتب مین دیکھے گئے ہین - شاہ صاحب کی یہ فروتنی اور انصاف پسندی واقعی متقدمین کے طریقے پر تھی ایسی نظیرین آجکل دنیا مین بہت کم موجود ہین - شاہ صاحب کی وفات کا جسقدر افسوس کیا جائے کم ہے مین آپ صاحبون سے درخواست کرتا ہون کہ آپ اُنکے واسطے خداے تعالی کی درگاہ مین دعاے مغفرت و ترقی مدارج اُخروی کی فرماوین -

اس تقریر کے بعد تمام حاضرین نے اس سے اتفاق کیا اور مولانا ے مرحوم کیلیے دعاے مغفرت بڑے خلوص سے مانگی گئی -

تجویز ارسال عرضداشت بخدمت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک شمالی و مغربی و اودھ

خان بہادر منشی ظہور علے صاحب وکیل لکھنؤ نے یہ تحریک کی کہ جو یادداشت جلسۂ انتظامیہ نے

اِس غرض سے مرتب کی تھی کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک شمالی و مغربی وچیف کمشنر اودھ کی خدمت مین مع نقل دستور العمل ندوۃ العُلما کے بھیجی جائے اور اُنسے درخواست کیجائے کہ وہ وفد ندوۃ العلما کی ملاقات کیلیے کوئی وقت مقرر فرمائین اور جب وہ وقت مقرر کردین تو ندوۃ العلما کی طرف سے ایک جماعت اُنکی خدمت مین حاضر ہوکر مقاصد واغراض ندوۃ العُلما کے بیان کرے اور اُنکو اطمینان دلائے کہ ندوۃ العلما کو سیاست مدن سے کوئی تعلق نہین ہے اس کارروائی کی یہ جلسہ اجازت دیتا ہے۔ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل نے اِسکے متعلق نہایت شرح وبسط کے ساتھ گفتگو کی تھی جسکا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ

اے حضرات! آپکو معلوم ہی کہ اِس زمانے مین ہمارے ملک مین بعض نافہم ناعاقبت اندیش مسلمانون کے حرکات سے ایک کیفیت خاص ملک مین پھیلی ہوئی تھی جس سے عوام مین یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہماری گورنمنٹ عموماً مسلمانون سے بیزار ہے اور اس کیفیت کا اثر خاص کر طبقۂ علما پر پڑتا تھا۔ ندوۃ العلما کے بعض دوراندیش حضرات نے اِس کیفیت واہیات اور غلط کے دور کرنے کی نظر سے اور جو اندیشہ اس خیال کے غالب ہونے سے ہمارے اِس جلسۂ ندوۃ العلما پر پہونچ سکتا تھا رفع کرنیکے تصور مین یہ تجویز کیا کہ ایک درخواست جسمین ندوۃ العلما کے گذشتہ سالانہ جلسون کے مختصر حالات ہون جسکے دیکھنے سے ایک صحیح تصویر کا خاکہ ذہن مین گذر جائے لکھی جائے اور وہ درخواست نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی واودھ کی خدمت عالیمین مع نقل دستور العمل ندوۃ العلما کیطرف سے روانہ کیجائے اور اُسمین یہ خواہش ضرور ظاہر کیجائے کہ ہمارے چند ارکین انتظامیہ کو کسی موقع پر اجازت حاضری کی دی جائے کہ وہ بہ حیثیت وفد ندوۃ العلما کی جانب سے حاضر ہوکر عرض حال کرین اور یہ بھی انھین حضرات نے تجویز کیا تھا کہ بعد درستی ایسی درخواست کے مین اِسکو ابتداءً نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی حضورمین پیش کرون

مین نے قبل اسکے کہ یہ درخواست اور دستور العمل زبان انگریزی مین تیار ہو نواب ممدوح الشان
سے بمقام الہ آباد آخر نومبر سنہ ۱۸۹۷ء مین ملازمت حاصل کی اور ندوۃ العلما کے مختصر حالات
اور اسکا مقصد اصلی زبانی گوش گذار کیا اور ایسی درخواست کے پیش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا
نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے نہایت متانت و دلچسپی سے میری عرض کو سُنا اور فرمایا کہ
مین بعد ملاحظہ درخواست و دستور العمل کے اپنی رائے ظاہر کرونگا چنانچہ ایک درخواست
لکھی گئی اور زبان انگریزی مین مع دستور العمل کے ترجمہ کراکے چھپوائی گئی تاکہ اسکے ملاحظے
مین کوئی دقت اور بار نہو۔ اسوقت وہ درخواست اور دستور العمل مطبوعہ آپ کے ملاحظے کے
واسطے مین پیش کرتا ہون اگر جلسہ ارکان انتظامیہ کی اس تجویز کو پسند کرے اور یہ درخواست
بھی پسند ہو تو یہ درخواست مع دستور العمل کے نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی خدمت مین پیش
کیجائے اور اگر ارشاد ہو تو وہ درخواست اسوقت جلسے مین پڑھکر سُنا دون اسکے بعد
خان بہادر منشی اطہر علی صاحب نے اُس درخواست کو پڑھکر سنایا۔

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور نے اسکی تائید کی اور یہ تحریک
بلاخلاف منظور ہوئی۔

اسکے بعد مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے یہ تحریک کی کہ اس یادداشت کو نواب
لفٹننٹ گورنر بہادر بالقابہ کی خدمت مین خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل اور
خان بہادر چودھری نصرت علی صاحب رئیس سندیلہ اسسٹنٹ سکریٹری انجمن تعلقداران
اودھ پیش کرین۔ مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے تائید کی اور یہ تحریک بھی
بلا اختلاف منظور ہوئی۔

صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ ایک ایک نقل اس تجویز کی خان بہادر چودھری
نصرت علی صاحب اور خان بہادر منشی اطہر علی صاحب کے پاس بھیجی جائے۔

اسکے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے یہ تحریک کی کہ دار العلوم کے

ابتدائی درجے کے یکسالہ مصارف کا اسیوقت انتظام ہونا چاہیے خان بہادر منشی اطہر علی صاحب نے اسکی تائید کی اور سب نے بالاتفاق منظور کیا۔

مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے کہا کہ علما پر یہ الزام دیا جاتا ہے کہ وہ خود کسی کام کو اپنے روپے سے نہین کرتے اسواسطے مین یہ تحریک پیش کرتا ہون کہ درجۂ ابتدائی دارالعلوم کے ابتدائی مصارف کے متکفل ارکان انتظامیہ ہوجائین۔ مولوی مسیح الزمان خانصاحب صدرنشین اجلاس پنجم نے اسکی تائید کی اور بالاتفاق منظور ہوا کہ ارکان انتظامیہ سے ہی درخواست کیجائے انکے سوا اور جو حضرات اسکے لیے چندہ دینا چاہین وہ بھی شکرگذاری کے ساتھ قبول کیا جائے۔ اسکے بعد فہرست چندے کی کھولی گئی اور اسوقت جو ارکان انتظامیہ و دیگر معززین موجود تھے انھون نے حسب تفصیل ذیل چندہ دینا منظور کیا۔

مولوی مسیح الزمانخانصاحب رئیس شاہجہانپور	مار	مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری	صہ
مولوی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی۔	مار	مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فصیحی غازیپوری	صہ
خان بہادر منشی اطہر علیصاحب وکیل لکھنؤ۔	ملعہ	مولوی مشتاق علی صاحب مدرس فیض آباد	عہ
مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور	عہ	مولوی حکیم رونق علی صاحب رُدولوی۔	عہ
مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس کانپور	عہ	مولوی محمد داؤد صاحب وکیل کونڈہ ضلع مرزاپور۔	عہ
شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی	مار		
مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	صہ	مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس الموڑہ	صہ

تجویز انتظام تعلیم دینیات متعلق گورنمنٹ اسکول کانپور

سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے یہ تحریک پیش کی کہ گورنمنٹ اسکول کانپور کے طلبا کو دینیات کی تعلیم دلانے کا ندوۃ العلما کی جانب سے انتظام کیا جائے"۔ اسکو پیش کرتے

وقت حسب مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما

عرصے سے مسلمانون کو یہ تمنا تھی کہ جو مسلمان طلبہ گورنمنٹ اسکولون مین انگریزی پڑھتے ہین اور کثرت خواندگی سے اُنکو اسقدر وقت نہین ملتا کہ دینیات کی تعلیم پاسکین اِنکے لیے گورنمنٹ اپنی مہربانی سے ایسا وقت دے کہ جسمین وہ انگریزی تعلیم کے ساتھ دینیات سے بھی متمتع ہون یہ تجویز بظاہر ایسی دشوار معلوم ہوتی تھی جسکے پورا ہونے سے لوگون کو یاس ہوچکی تھی تاہم مولوی مشتاق حسین صاحب رئیس امروہہ کی محنت اور کوشش سے گورمنٹ نے نہایت وسعت کے ساتھ تمام وہ منظوریان دیدین جنکی خواہش کیگئی تھی۔ لیکن افسوس اور سخت افسوس ہے کہ باوجود اظہار تمنا کے ابتک مسلمانون نے کوئی عملی کارروائی اِسکی نہین کی۔

سال گذشتہ کے اجلاس عام مین یہ تجویز اس غرض سے پیش کیگئی تھی کہ ندوۃ العلما اِسکے نسبت اپنی پسندیدگی ظاہر کرے تاکہ عام طور پر مسلمانون کو اِسکے عملدرآمد کا خیال پیدا ہو مگر باوجودیکہ ندوۃ العلما نے اِسکے پسندیدہ ہونے کو علانیہ ظاہر کیا اس سال بھی کہین سے یہ صدا نہین آئی کہ اِس تجویز کا عملدرآمد فلان ضلع مین کیا گیا ہے اِسلیے مناسب ہو کہ ندوۃ العلما اپنے اہتمام سے کانپور مین اس تجویز کو عمل مین لائے تاکہ دوسرے ضلاع کے مسلمانون کے لیے نظیر ہو اور اِسکا عملدرآمد شروع ہوجائے۔

اتفاق سے کانپور کے انگریزی خوان طلبا کی ایک درخواست بھی آئی ہے جسکو منظور کرنا میرے نزدیک مفید اور ضروری ہے اِسلیے مین تحریک کرتا ہون کہ اِسکو منظور فرماکر عملی کام کی ایک نظیر قائم کردیجائے۔

اِسکے بعد سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے اُس درخواست کو پڑھکر سنایا

اور مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور نے اِس تحریک کی تائید کی خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے اِس سے اختلاف کیا اور وجہ اختلاف کی حسب مندرجۂ ذیل بیان کی۔

تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ

یہ تجویز نہایت مفید ہے لیکن ندوۃ العلما اگر ان جزئیات مین اپنے آپکو ڈالدے گا تو اسکو سخت دقتین پیش آئین گی ہر ضلع کے مسلمان اسکے خواہشمند ہونگے کہ اُنکے یہان بھی ندوہ اسکا انتظام کرے اور کوئی وجہ ایسی نہوگی کہ ندوۃ العلما اُنکی درخواست کو نامنظور کردے اسلیے میرے نزدیک آئین یون ترمیم ہونا چاہیے کہ ندوۃ العلما کانپور کے مسلمانون کو ترغیب دیکر اسکی کوشش کرے کہ وہ اِسکا مستقل انتظام کرین۔ اِسکی عمدہ صورت یہ ہے کہ خاص کانپور کے رؤسا کی ایک کمیٹی منعقد کیجائے جو اور لوگون کو ترغیب دیکر اس مین شریک کرے اور تا انتظام معقول ندوۃ العلما کے دفتر مین جو لوگ ہین وہ اِس دینی کام کو اپنے ذمے لین اِس صورت مین دونون باتین حاصل ہونگی نہ دوسرے اضلاع کے لوگون کو ندوۃ العلما سے اِس قسم کی درخواست کا حق رہے گا نہ انگریزی خوان طلبا کی یہ درخواست رد ہوگی۔

شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے اِسکی تائید کی اور کہا کہ میرا قیام اگر کانپور مین ہوتا تو مین نہایت خوشی سے اسکو قبول کر لیتا۔ اِسکے بعد مولوی عبد اللطیف صاحب مفتی دفتر ندوۃ العلما سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ کسیقدر وقت تدریس مین صرف بھی کرتے ہین اس دینی خدمت کو بالفعل قبول کر لیجیے مولوی عبد اللطیف صاحب نے اظہار مسرت کے ساتھ اِسکو منظور کیا اور موافق ترمیم خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ کے یہ تجویز منظور ہوئی کہ کانپور کے رؤسا کی ایک کمیٹی اِس کام کیلیے منعقد کیجائے اور جبتک

کانپور مین ندوۃ العلما کا دفتر رہے مولوی عبد اللطیف صاحب اِس خدمت کو انجام دین
مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے یہ تحریک کی کہ اِسکے لیے
روساے کانپور کی جو مجلس منعقد ہوگی اُسکے ارکان اسیوقت نامزد کردیے جائین۔
مولوی محمد اشرف صاحب رئیس کانپور نے تائید کی اور بالاتفاق مفصلۂ ذیل
حضرات نامزد کیے گئے اور یہ اجازت دیگئی کہ یہ حضرات اس تعداد کو بڑھا سکتے ہین۔

(۱) مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس و وکیل کانپور (۲) حافظ ابو سعید خانصاحب
مالک مطبع نظامی کانپور (۳) منشی عبد الرزاق صاحب پیشکار مینونسپل بورڈ کانپور۔

شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے تحریک کی کہ اِس تجویز کی ایک نقل
مولوی مشتاق حسین صاحب رئیس امروہہ کی پاس بھیجی جائے۔ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب
وکیل لکھنؤ نے اِسکی تائید کی اور یہ تحریک بالاتفاق منظور ہوئی اِسکے بعد جلسہ برخاست ہوا

اجلاس سوم

منعقدۂ ۵ اشوال سنہ ۱۳۱۵ ہجری مطابق ۹ مارچ سنہ ۱۸۹۸ع

روز شنبہ وقت ۲ بجے سے ۴ بجے تک

صدر انجمن

مولوی محمد سیع الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور و اُستادِ حضور نظام دکن

اجلاس کی باقاعدہ نشست کے بعد صدر انجمن صاحب کی اجازت سے سید محمد عبد الحی صاحب
مددگار ناظم نے یتیم خانۂ اسلامیہ کانپور کی مختصر رپورٹ پیش کی اور اُسکا جمع خرچ پڑھکر سنایا

کارروائی یتیم خانۂ اسلامیہ کانپور

جناب صدر انجمن و ارکان ندوۃ العلما - یتیم خانۂ اسلامیہ جب سے قائم ہوا ہے اسکے حالات روداد ندوۃ العلما کے ساتھ سال بسال شائع ہوتے رہے جیسا کہ آپکو معلوم ہے - دو برس تک یتیم خانے کی حالت مین کوئی نمایان فرق نہین ہوا بلکہ ابتدائی کامونکی طرح سے اسمین بھی عہدہ دارونکے ردوبدل سے وقتاً فوقتاً دقتین اور خرابیان پیش آتی رہی ہین مگر الحمد للہ کہ سال زیر بیان مین خاص توجہ اور کوشش سے اسنے غیر معمولی ترقی حاصل کی اور اب خدا کے فضل سے روز بروز اسکی حالت اچھی ہوتی جاتی ہے جسکی مختصر کیفیت پیش کیجاتی ہے -

اگست ۱۸۹۷ء مین عہدہ داران سابق کے استعفا دینے پر از سر نو اسکا انتظام کیا گیا اور منشی عبد الرزاق صاحب کانپوری انجمن یتیم خانہ کے سکریٹری اور فتحنور خانصاحب کارکن یتیم خانہ مقرر ہوئے اور ایک درخواست بتصدیق صاحب کلکٹر ضلع کانپور کے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی و اودھ کی خدمت مین اس غرض سے بھیجی گئی کہ محتاج خانون کے ٹوٹنے کے بعد جسقدر یتیم اور لاوارث لڑکے اور لڑکیان چھوڑی جائین وہ یتیم خانۂ اسلامیہ کے سپرد کیجائین - وہ بالفعل سو لڑکے اور لڑکیون کے پرورش کا متحمل ہوسکتا ہے - اسکی منظوری ۱۰ دسمبر ۱۸۹۷ء کو موصول ہوئی -

داخلۂ یتیمان یتیم خانے کے افتتاح کے وقت سے برابر یتیمون کا داخلہ شروع ہو گیا تھا خصوصاً ۱۸۹۶ء مین بسبب قحط سالی کے ۲۰ لڑکے اور لڑکیان داخل یتیم خانہ ہوئے مگر بعد رفع قحط کے اُنکے ورثا نے مختلف اوقات مین باطمینان کامل اکیس (۲۱) لڑکون کو واپس لیلیا منجملہ ان لڑکون کے اب پانچ لڑکے باقی ہین اسکے بعد بحوالہ حکم گشتی گورنمنٹ مغربی وشمالی و اودھ نمبری ۲۴۹۶/۲-۱۰ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۷ء مختلف اضلاع سے یتیمون کا آنا شروع ہوا اور بفضلہ تعالے اسوقت ۴۳ لڑکے اور لڑکیان یتیم خانے مین ہین جو اضلاع

ہمیر پور۔ باندہ۔ اُرئی۔ جھانسی۔ آگرہ۔ مین پوری۔ لکھنؤ۔ گونڈہ۔ پرتاب گڑھ۔ مرزا پور۔ الہ آباد۔ گورکھ پور کے مجسٹریٹون نے بحکم گورمنٹ بھیجی ہین۔

تعلیم و تربیت یتیمان کل لڑکون کو جو قابل تعلیم ہین باقاعدہ تعلیم دیجاتی ہے ایک مدرس خاص انکی تعلیم و تربیت پر متعین ہے اور جو لڑکے کام سیکھتے ہین اونکو وقت فرصت اور ایام تعطیل مین قرآن شریف پڑھایا جاتا ہے اور جو لڑکے کام کرنے کے قابل نہین ہین وہ اوقات مقررہ پر صبح و شام تعلیم پاتے ہین

تعلیم صنعت و حرفت تندرست اور سمجھدار لڑکون مین سے آٹھ لڑکون کو کارخانہ محمد ہاشم اینڈ سنس مین بمقام ٹھنڈی سڑک جمیسٹر کا کا سکھلایا جاتا ہے اور ہمکو نہایت خوشی ہی کہ منشی عبدالغنی صاحب منیجر کارخانہ مذکور نہایت شفقت اور توجہ سے کام لیتے ہین چنانچہ بعض لڑکے معمولی سلائی کا کام کرنے لگے ہین اور تین لڑکے زیر نگرانی منشی رحمت اللہ صاحب رعد لیتھو پرنٹنگ (پتھر کے چھاپے) کا کام سیکھتے ہین اور یقین ہے کہ یہ سب لڑکے بہت جلد کام کے قابل ہوجائینگے علاوہ اسکے یہ تجویز بھی پیش ہے کہ اور لڑکون کو پتلی گھرون مین کام سیکھنے کے لیے بھیجا جائے۔

لڑکیون پر ایک معلمہ نوکر ہے جو اُنکو علاوہ مذہبی تعلیم کے سلائی موزہ سازی سکھاتی ہی۔ چنانچہ بعض لڑکیان معمولی سلائی کرنے لگی ہین اور وقتاً فوقتاً انکو اُصول اور آداب بخت طعام کے بھی بتائے جاتے ہین اور عملی طور سے کام لیا جاتا ہی۔

جمع خرچ اگرچہ یہ بات نہایت افسوس کے قابل ہے کہ اسکی آمد کے ذرائع نہایت محدود ہین جسقدر آمدنی ہوتی ہے وہ اسکے خرچ کو کافی نہین ہوتی اب تک جو زرِ نقد پہلے سے پس انداز ہوچکا تھا وہ خرچ ہوتا رہا اسوجہ سے اس بات کا اندیشہ ہے کہ اسکو دفعۃً صدمہ نہ پہنچے کل آمدنی یتیم خانہ ۱۲۱للعہ ہی جسکی تفصیل نقشہ جمع خرچ سے معلوم ہوسکتی ہی اور معمولی خرچ ماہوار عصہ ماہوار ہے ملازمین مین صرف ایک کارکن کی تنخواہ عہ روپیہ ماہوار ہے

باقی ملازم معمولی تنخواہ پاتے ہین مجبوری یہ ہے کہ اس سے کم مین کوئی لائق کارکن نہین مل سکتا جو دلسوزی اور قابلیت سے کام کرے نہ اور کسی مدین کمی ہو سکتی ہے۔

نقشۂ جمع خرچ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ چندۂ ممبری کی رقم قلیل ہے رجسٹر کی رو سے یہ رقم دوچند وصول ہونی چاہیے مگر کسی مہینے مین پورا چندہ وصول نہین ہوتا بقایا چلتا رہتا ہے۔

جناب صدر انجمن! نہایت افسوس کی بات ہو کہ خاص کانپور کے رؤسا نے ابتک یتیم خانے کی طرف مطلق توجہ نہین کی اور نہ اسکی ضرورتون کو سمجھا ہے صرف شہر کانپور مین مسلمان مردون کی مردم شماری (۲۰۹۹۲) ہے اور باوجود سخت کوشش کے ابتک صرف (۶۵) ممبر ہوئے ہین اور اسمین بھی بڑا حصہ غربا کا ہے جو ۲ سے ۸ تک چندہ دیتے ہین اگر شہر کے رؤسا اس مقامی ضرورت کو رفع کرنا چاہین تو یتیم خانہ کو اپنے مصارف کے پورا کرنے مین دوسرے کے دست نگر بننے کی کچھ ضرورت نہ رہے۔

شہر کے رؤسا مین سے جن حضرات نے توجہ کی ہو اُنکے اسمائے گرامی یہ ہین۔ شیخ باقر علی صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ۔ حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر منشی رحمت اللہ صاحب رعد اور مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس و وکیل کانپور۔ ان لوگون کے نام خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنے کے قابل اسوجہ سے ہین کہ یہ لوگ اپنا چندہ ماہ بماہ بلاطلب بھیجتے رہتے ہین۔

توجہ حکام حکام ضلع کو اس یتیم خانے کیطرف جسقدر توجہ ہے وہ اس سے ظاہر ہو سکتی ہو کہ سال زیر بیان مین بارہا اسکا معائنہ کیا ہو اور منیجر یتیم خانہ کی درخواستونکو نہایت توجہ اور وقعت سے قبول کیا ہے اس بارے مین ہمکو سب سے زیادہ مسٹر اے ڈبلو ٹرتھوی صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر کانپور جنکی توجہ اور مدد سے یتیم خانہ بفضلہ تعالی روز بروز ترقی کرتا جاتا ہے

صاحب ممدوح نے یتیم خانے کے مکان خاص کے نہونے سے ایک نہایت عمدہ

قطعہ اراضی نزول بشرح عـــہ سالانہ کرائے کے مرحمت فرمایا ہے اور اسکی رپورٹ بغرض منظوری کے صدر مین بھیجدی ہی-

حکام ضلع نے ہر معائنے کے وقت معائنہ بک پر جو اپنی رائین اسکے نسبت ظاہر کی ہین وہ قابل دید ہین ہم انہین سے صرف دو چھٹیون کا ترجمہ پیش کرتے ہین-

معائنہ مسٹر فن تھروپ صاحب جنٹ مجسٹریٹ بہادر ضلع کانپور

مین نے آج شام کو بتاریخ یکم جنوری ۱۸۹۵ء یتیم خانہ اسلامیہ کو دیکھا- لڑکون کو اچھی پوشاک پہنائی جاتی ہے اور نگرانی کیجاتی ہے اور پڑھایا جاتا ہے- جن لڑکون کو آئے ہوئے کچھ عرصہ ہوا وہ تندرستی کی حالت مین ہین اور جو لڑکے حال مین آئے ہین اُنمین سے کچھ بیمار ہین لیکن اُنکا علاج اچھی طرح پر کیا جاتا ہے جس سے امید ہے کہ وہ بہت جلد اچھے ہو جائینگے مہتممین یتیم خانہ بہت جانفشانی کے ساتھ انتظام کرتے ہین اور قابل اسکے ہین کہ ان کی کارگذاری کی داد دیجائے مین اُمید کرتا ہون کہ لڑکون کو کوئی مفید پیشہ سکھایا جاویگا تاکہ وہ سوسائٹی کے فائدہ بخش ممبر ہو سکین- پتلی گھر جو اس شہر مین ہے وہ بیشک چند لڑکون کو کام سکھلا سکتے ہین- مین منیجر یتیم خانہ کو اس بات کا مشورہ دیتا ہون کہ وہ مسٹر اسرٹن وسٹ مالک وکٹوریہ مل سے درخواست کرین اور مین جانتا ہون کہ مسٹر وسٹ ان لڑکون کی مدد کرنے مین خوش ہونگے-

معائنہ مسٹر اے ڈبلو ٹرتھوی صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر ضلع کانپور

مین نے کل بتاریخ ۲- جنوری ۱۸۹۵ء یتیم خانہ اسلامیہ کا معائنہ کیا مین جنٹ مجسٹریٹ کی رائے سے اتفاق کرتا ہون- انتظام بہت اچھا ہے-

کارروائی کے ختم ہونے کے بعد خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے

اِسکے متعلق ایک تقریر کی جسکا خُلاصہ حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

تقریر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ

اے حضرات! یتیم خانے کی کارروائی سُنکر بہت دل خوش ہوا۔ یہ سب چند غریبون کی ہمت اور کوشش کا ثمرہ ہے جو ظاہر ہوا اسیکے ساتھ اسبات کا سخت افسوس ہے کہ کانپورکے رئیسون نے بہت کم اِسکی طرف توجہ کی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ کچھ نہین کی حالانکہ یہ اِنھین کے کرنے کا کام تھا۔ اس لحاظ سے کہ یہ یتیم خانہ اِنکے شہر کانپور مین کھولا گیا ہی اور اس لحاظ سے کہ اس سے زیادہ ثواب کا کوئی کام نہین یتیم اور لاوارث بچونکی پرورش سے دنیا مین خوشی اور نیکنامی اور آخرت مین بے انتہا ثواب اور اللہ تعالے کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

ظاہر ہے کہ ہر مقام کے رہنے والونکو کچھ نہ کچھ مقامی ضرورتین ایسی ہوتی ہین جنکا پورا کرنا انکے ذمے ہوتا ہے اسیلیے کانپور کے رئیسون کا مدد نہ کرنا اور باہر کے رہنے والون سے مدد مانگنا بڑے شرم اور افسوس کی بات ہی۔

حاجی حسینی نے جو کام کیا ہے وہ اُنکی ہمت اور حوصلے سے بہت زیادہ ہے اسیلیے ہم سب ارکان اپنی دلی خوشی کا اظہار کرتے ہین اور ہم خوش ہین کہ ندوۃ العلما اِسکی سرپرستی اور نگرانی کے لیے ہر طور پر آمادہ ہی۔

اِسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے کہا کہ ارکان یتیمخانہ کی رائے سے منشی فتحنور خانصاحب یتیم خانے کے کارکن مقرر ہوئے ہین اور اسمین کچھ شبہہ نہین کہ انکی جانفشانی سے یتیم خانے کے انتظام مین نمایان ترقی ہوئی ہے مگر دستورالعمل یتیم خانہ کی روسے کارکن کا تقرر منظوری مجلس عالیۂ ندوۃ العلما ہونا چاہیئے اسواسطے آپ کے سامنے مین انکو پیش کرتا ہون ارکان جلسے نے اس تقرر سے اتفاق ظاہر کیا اور

خانصاحب کی کاگذاری پر مسرت ظاہر کی اِسکے بعد مددگار ناظم نے کہا کہ منشی عبدالرزاق صاحب پیشکار مینوسپل بورڈ کانپور مصنف البرامکہ جلسے ندوۃ العلما کے محاسب مقرر ہوئے ہین اِس خدمت کو بلامعاوضہ انجام دے رہے ہین اور اب اسپر مزید یہ ہوا ہے کہ منشی صاحب ممدوح نے انجمن یتیم خانہ کے عہدۂ سکریٹری کو بھی قبول کیا ہے انکی اس توجہ و ہمدردی سے امید ہے کہ اِسکو پوری توجہ اور قابلیت سے انجام دینگے لِسلیے مین تحریک کرتا ہون کہ اِنکے اِس انتخاب کو مجلس عالیۂ ندوۃ العلما اپنی منظوری سے باضابطہ کردے۔ مولوی محمد اشرف صاحب رئیس کانپور نے تائید کی اور باظہار مسرت و شکر گذاری منشی عبدالرزاق صاحب پیشکار اس عہدے کے لیے منظور کیے گئے

اِسکے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے تحریک کی کہ انگریزی خوان طلبہ کو مدارس اسلامیہ موجودہ مین دینیات اور عربیت کی تعلیم دلانے کا فیصلہ کیا گیا تھا لیکن اِسکا انتظام نہین ہو سکا اسیلیے مناسب ہی کہ دارالعلوم مین اسکا بھی انتظام کیا جائے۔ مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب سابق مدرس اعلی مدرسہ عالیہ رامپور نے تائید کی اور یہ تحریک بالاتفاق منظور ہوئی۔

اِسکے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العُلما نے تحریک کی کہ دارالعلوم کے جو درجے کھلنے والے ہین اُنکے لیے مدرسین کا انتخاب اسیوقت ہو جائے مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری نے تائید کی مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے اِس سے اختلاف کیا اور کہا کہ جسوقت دارالعلوم کا علمی کام شروع ہو تو مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما اور مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری اور مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری مشورہ کرکے منتخب کرلین۔ مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاؤلی نے اِسکے تائید کی اور باتفاق آرا طے ہوا کہ حضرات مذکورۃ الصدر کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ ضرورت کے وقت باہمی مشورے سے اِسکو طے کرین۔

مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے تحریک کی کہ جب دار العلوم کا علمی کام شروع کیا جاتا ہے تو اسکے لیے سرمایہ جمع کرنا نہایت اہم و ضروری ہی اسکے متعلق جو تدبیرین مناسب ہون اختیار کی جائین خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے کہا کہ اسکے لیے وفود کا اطراف ملک مین بھیجا جانا منظور ہوچکا ہے جو سال گذشتہ مین بعض وجوہ سے ملتوی رکھا گیا تھا پس باعتبار وقت و مصلحت کے جب ناظم صاحب مناسب سمجھین اسکی کارروائی کرین مولوی مسیح الزمان خانصاحب صدرنشین نے فرمایا کہ جب یہ تجویز منظور شدہ ہی اور وہ بعض وجوہ سے ملتوی رکھی گئی تھی تو جب مناسب ہوا اسکو اختیار کیا جائے دوبارہ اسپر بحث کرنے کی حاجت نہین۔

اسکے بعد مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم نے سالانہ بجٹ پیش کیا اور بعد غور و بحث کے مصارف دفتر و دیگر انتظامات ضروری کے لیے تین ہزار چھ سو چھیالیس روپیہ (سماللعہ) حسب تفصیل ذیل منظور ہوا۔

تنخواہ ملازمین	مصارف ڈاک	مصارف طبع	سائر خرچ	کرایہ مکان
الملعہ	اما	ساصہ	سہ	اللعہ
دری برای دفتر	سفرخرچ وفود وغیرہ	مہمانداری	مد خرچ یتیم خانہ	متفرقات
عہ	السـ مار	مار	اعہ	صعہ

اسکے بعد تمام علما و حاضرین جلسہ نے مسلمانوں کی صلاح و ترقی اور ندوۃ العلما کی کامیابی کے لیے نہایت خلوص سے دعا مانگی اور جلسہ برخاست ہوا

روانگی وفد

وکارروائی جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۱۷ شوال ۱۳۱۵ھ

مقام لکھنؤ

حسب منظوری جلسۂ عام منعقدہ ۱۴ شوال ۱۳۱۵ھ کے ۱۶ شوال ۱۳۱۵ھ روز پنجشنبہ مطابق ۱۰ مارچ ۱۸۹۸ء کو کانپور سے لکھنؤ کو وفد (ڈیپوٹیشن) ندوۃ العلما کا روانہ ہوا جسمین ارکان مفصلۂ ذیل شریک تھے۔

مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما۔ مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور۔ مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاؤلی۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری۔ مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی۔ مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری۔

اسی تاریخ ۱ ½ بجے دن کو وفد لکھنؤ پہونچکر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ کا مہمان ہوا منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری فرزند منشی امتیاز علی صاحب مرحوم وزیر بھوپال کو پہلے سے وفد کی اطلاع ہوچکی تھی اسلیے وہ اسکے خیر مقدم کو پیشتر سے موجود تھے ارکان وفد نے اُنسے ملکر ندوے کی تجویز سے اطلاع دی اور خواہش ظاہر کی کہ کوئی وسیع قطعہ زمین کا جو دار العلوم کی تمام ضرورتوں کو کافی ہو اور شہر کی آبادی سے باہر ہو دار العلوم اسلامیہ کے لیے عنایت کرین منشی احتشام علی صاحب نے نہایت کشادہ دلی سے کہا کہ شہر سے متصل میری مقبوضہ زمینین دو ہین ایک بروردہ حسن باڑی جو شہر کے جانب غرب واقع ہے دوسری وہ زمین جو آفاق باغ سے ملحق ہے ان کے

دیکھنے کے بعد جو پسند آئے اُسکو مین حسبۃً للہ دار العلوم کیلئے نذر کرتا ہون ارکانِ فد نے منشی صاحب کی اس فراخ حوصلگی کا شکریہ ادا کیا اور اُسیوقت اُسکے دیکھنے کے لیے تیار ہو گئے۔

بعد نماز عصر خان بہادر منشی طاہر علی صاحب و منشی محمد احتشام علی صاحب نے گاڑیون کا انتظام کیا اور سب حضرات اُسیوقت دیکھنے کے واسطے تشریف لیگئے اور وہ زمین پسند کی جو بروره حسن باڑی مین واقع ہی۔ یہ زمین لکھنؤ سے جانب غربؔ جوؔ سڑک کاکوری کو جاتی ہے اُس سے متصل جانب جنوب کے واقع ہے میان الماس کا باغ اِسکے ایک طرف واقع ہے اور ایک بہت بڑا کنوان جناب وزیر صاحب مرحوم کا بنایا ہوا اسمین موجود ہے جو خدا کو منظور ہی تو دار العلوم کے احاطہ مین ہو گا علاوہ اِسکے یہ زمین باعتبار وسعت اور بلند و خوش منظر ہونے کے نہایت مناسب اور باموقع ہے اِس مین کو دیکھنے سے ہر شخص کی زبان پر یہ مصرع جاری تھا ع سالیکہ نکوست از بہارش پیدا است

دوسرے دن ۷ اشوال ۱۳۱۵ھ کو جلسۂ انتظامیہ منعقد ہوا اور اسمین حسب مندرجۂ ذیل کارروائی ہوئی۔

کارروائی جلسۂ انتظامیہ

صدر انجمن

مولوی حافظ عبد المجید صاحب فرنگی محلی

ارکان موجودہ

مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور۔ مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری۔ مولوی حفیظ اللہ صاحب۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری۔ مولوی

محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی - مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور - خان بہادر منشی اطہر علی صاحب رئیس کاکوری - مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری مولوی فتح محمد صاحب نائب لکھنوی - مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری - مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب لکھنوی - حاجی شیخ قادربخش صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ فیض آباد - مولوی عبدالعلی صاحب مدراسی - اس مین حسب مندرجہ ذیل کارروائی ہوئی -

(۱) مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب اور منشی احتشام علی صاحب کو ارکان وفد نے اطلاع دی کہ جلسہ عام نے آنکو ندوۃ العلما کا رکن انتظامی منتخب کیا ہے اُنھون نے اسکو باظہار شکرگذاری منظور کیا اِسکے بعد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما نے مختصر طور پر جلسہ سالانہ کی کارروائی بیان کی اور یہ کہا کہ درجہ ابتدائی کے لیے ارکان انتظامیہ نے چندے کی ابتدا کی ہے منشی احتشام علی صاحب نے کہا کہ پانسو روپے میری جانب سے اِس فہرست مین درج کیے جائین اور حاجی قادربخش صاحب نے دوسو روپے اور حکیم عبدالعزیز صاحب لکھنوی نے سو روپے دینے کا وعدہ کیا -

(۲) بہ تحریک حاجی شیخ قادربخش صاحب رئیس فیض آباد و تائید مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور کے یہ تجویز منظور ہوئی - کہ ایک کمیٹی حضرات ذیل کی قائم ہو جو مقامی خصوصیت کے ساتھ دارالعلوم کے متعلق ابتدائی کارروائیون کا اہتمام اپنے ذمے رکھے اور حسب ضرورت ممبران انجمن کے توسیع کرتی رہے اس مجلس کا نام معین مجلس اشاعۃ العلوم ہوگا -

مولوی حافظ عبدالمجید صاحب فرنگی محلی - مولوی عبدالرؤف صاحب فرنگی محلی - خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ - منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری - راجہ تصدق رسولخان بہادر تعلقدار جہانگیر آباد - مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب لکھنوی - خان بہادر چودہری نصرت علی صاحب رئیس سندیلہ - مولوی عبدالعلی صاحب مدراسی - سید حسن شاہ صاحب لکھنوی

ارکان مجلس اور منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری اسکے سکریٹری قرار پائے۔

(۳) اس کمیٹی کے فرائض حسب مندرجہ ذیل ہونگے (الف) خاص ملک اودھ مین بوجہ خصوصیت مقامی کے سرمایۂ دارالعلوم کی معقول فکر کرنا۔ (ب) اجراے دارالعلوم کی ضروری اور مناسب تدبیرین کرنا (ج) دارالعلوم کے انتظامات کی نگرانی اور خبرگیری۔

(۴) نقشۂ عمارت دارالعلوم کے نسبت یہ قرار پایا کہ اسکی تیاری کا بندوبست جلسۂ معین مجلس اشاعۃ العلوم کے ذمے ہے۔

(۵) یہ قرار پایا کہ حسب تجویز سابق معتمدین فراہمی سرمایۂ دارالعلوم سے تحریک کیجائے کہ وہ اپنے فرائض کی تعمیل مین ساعی ہون اور اسکی طرف خاص توجہ فرمائین۔

(۶) باتفاق آرا مولانا شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم کی جگہ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور مجلس اشاعۃ العلوم کے معتمد مقرر ہوئے۔

(۷) بالاتفاق یہ راے قرار پائی کہ جو سرمایہ ندوۃ العلما کا کانپور مین منشی نصیرالدین صاحب ناظر کی تحویل مین ہے اسمین سے پانسو روپیہ مصارف دفتر ندوۃ العلما کے واسطے علیحدہ کرکے باقی کل روپیہ منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کی تحویل مین ندوۃ العلما کی جانب سے جمع کردیا جائے اور جو پانسو روپیہ کانپور مین رہے اُسکی نسبت مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما کو اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ جسکے پاس مناسب سمجھین جمع کردین۔

(۸) بالاتفاق منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کا شکریہ ادا کیا گیا کہ انھون نے دارالعلوم کے لیے ایک پُرفضا اور وسیع قطعہ زمین کا عطا کیا ہے۔

اسکے بعد صدر انجمن صاحب کے شکریے پر جلسہ برخاست ہوا۔

جمع خرچ دفتر ندوۃ العلما بابت سال چہارم من ابتدائے شوال سنہ ۱۳۱۴ھ لغایت رمضان سنہ ۱۳۱۵ھ

ب	الف
مصارف سال چہارم برادر خزانہ من ابتدائے شوال سنہ ۱۳۱۴ھ تا رمضان سنہ ۱۳۱۵ھ	کل آمدنی مع بقایائے سالہائے گذشتہ و سال چہارم
[illegible] ۴۹/۵	[illegible] ۱۵/۹

باقی آخر رمضان سنہ ۱۳۱۵ھ

[illegible] ۱۰/

الف

بقایا سال گذشتہ مع سنوات	[illegible] ۴۹/۵	آمدنی سال چہارم	[illegible] ۱۰/

تفصیل آمدنی سال چہارم از شوال سنہ ۱۳۱۴ھ تا رمضان سنہ ۱۳۱۵ھ

عطیہ سرکار عالی والی حیدر آباد دکن	[illegible] ۱۵/
بقیہ چندہ میرٹھ معرفت ڈپٹی محمد عبد الرحیم صاحب رئیس میرٹھ	[illegible]
راجہ تصدق رسول خانصاحب بہادر رئیس جہانگیر آباد	[illegible]
خان بہادر شیخ بہاؤ الدین صاحب سی - آئی - اے مدار المہام جوناگڈھ	[illegible]

چندۂ رکنیت	[illegible]	متفرق عطیات	[illegible]
قیمت کتب	[illegible] ۴۹/	دار العلوم	[illegible]
وظیفہ مصریہ	[illegible] ۴/	اشاعۃ الاسلام	[illegible] ۴۳/۹
دار الافتا	[illegible]	خزانہ محمدیہ	[illegible] ۱۳/

[illegible] ۱۰/

تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلما از رمضان ۱۳۱۴ھ تا رمضان ۱۳۱۵ھ — ب ۱

نمبر شمار	نام ملازم معہ عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارگزاری	میزان	کیفیت
۱	مولوی سید محمد عبد الحی صاحب مددگار ناظم	سے	من ابتداے رمضان ۱۳۱۴ھ تا رمضان ۱۳۱۵ھ ۱۳ ماہ	سالہ سے ۸/	مددگار صاحب کی تنخواہ ۱۱ ماہ ۲۰ یوم کی بحساب سے ماہواری لگائی گئی ہی اور ایکماہ ۲۷ یوم رخصت بحالی کی تنخواہ بحساب عہ ماہواری لگائی ہی
۲	مولوی محمد عبد اللطیف صاحب فتوی نویس ندوۃ العلما	عہ	ر	ما لہ	مفتی صاحب ربیع الاول ۱۳۱۴ھ تک عہ مشاہرہ پر کام دیتے رہے ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ سے بالجزویہ اضافہ کرکے عہ ماہوار کردی گئی اسوجہ سے سہ بیشی ہوئی
۳	وکیل ندوۃ العلما	سے	۵ ماہ ۱۷ یوم ۱۳۱۴-۱۵ھ	ماعہ سے ۹/۴۳	آپنے بوقت ضرورت مختلف اوقات میں کام انجام دیا جلسہ انتظامیہ منعقدہ جمادی الاولی ۱۳۱۵ھ سے بوجہ تخفیف مصارف علیحدہ کردیے گئے۔
۴	مولوی انعام اللہ صاحب مددگار ناظم	صہ	۱۰ یوم ربیع الاولی ۱۳۱۵ھ	سے	آپکا تقرر جلسہ انتظامی منعقدہ لکھنؤ میں ہوا تھا ۱۰ یوم کام انجام دیکر بوجہ علالت تشریف لیگئے انکی تنخواہ تحویل لکھنؤ سے لوائی گئی تھی مگر اس سال حساب آنیسے درج ہوسکی لہذا اس سال درج کیا جاتا ہی۔
۵	مولوی سید احمد حسن صاحب سررشتہ دار ندوۃ العلما	عہ	۱۳ ماہ ۱۳۱۴ و ۱۵ھ	لعہ ۸/	سررشتہ دار صاحب کا ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ سے بالجزویہ ماہوار کا اضافہ کیا گیا تھا جلسہ انتظامی منعقدہ جمادی الاولی ۱۳۱۵ھ سے تخفیف کرکے بدستور عہ کردیے گئے اور ۱۴ جمادی الاخری ۱۳۱۵ھ سے اسکا عملدرآمد کیا گیا اسوجہ سے عہ ۸/ کی بیشی ہوتی ہے

نمبر شمار	نام ملازم معہ عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارگزاری	میزان	کیفیت
۶	منشی محمد علی صاحب محرر ندوۃ العلما	عــہ	۹ ماہ ۱۸ یوم سنہ ۱۴ و ۱۵ ھ	لعــہ ۴۶/۳	۳ ماہ ۱۲ یوم بوضع تنخواہ رخصت پر رہے
۷	قائمقام محرر	عــہ	۵ ماہ ۱۱ یوم	صــہ ۱۴/	۳ ماہ ۱۲ یوم بجائے محمد علی محرر کے بطور قائمقام کام کرتا رہا اور ایک ماہ ۲۹ یوم قبل از جلسہ میرٹھ بوجہ کثرت کام رکھا گیا۔
۸	محرر افتا	مختلف شرح	۹ ماہ ۴ یوم	للعــہ ۶/	اکثر صاحب مختلف شرح پر کام دیتے رہے
۹	مولوی رحم الٰہی صاحب منگلوری			للعــہ ۶/	مولوی رحم الٰہی صاحب کا تقرر اشاعۃ الاسلام کے صیغے مین کیا گیا تھا لیکن بعد التوا علیحدہ کر دیئے گئے
۱۰	چپراسی ندوۃ العلما	مختلف شرح	۱۳ ماہ سنہ ۱۴ و ۱۵ ھ	صــہ ۶	
	بھشتی و مہتر		”	معــہ ۲/	
				اسالہ للعــہ ۱۱/	

ب ۲	مصارف ڈاک بہ تفصیل ذیل

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
لفافہ و ٹکٹ	ماعــہ ۱۳/	
کارڈ	بدعــہ /	
تار	مےعــہ ۴/	ایام جلسہ سالانہ مین بھیجے گئے۔
محصول پارسل ریلوی وغیرہ	لہعــہ ۱۰/	
فیس منی آرڈر و محصول بیرنگ خطوط	لعــہ ۱۲	
	باصعــہ ۸/	

ب ۳	متفرقات و مصارف دفتر بہ تفصیل ذیل

کاغذ	دعــہ ۳ ۱۲	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
روشنائی و سُتلی وغیرہ	عہ عہ ۹ ۹	
مصارف روشنی	عہ ۱۲ ۳ ۹	
خرید کتب دارالافتا	للعہ ۱۴ ۹ ۹	
جلد بندی	للعہ ۳ ۳ ۹	
کرایہ مکان دفتر ندوۃ العلما	سعہ	
دری دفتر ندوہ	لعہ ۱۱	
ڈکس	عصر ۸	
طیاری پنکھا ۳ عدد	للعہ ۱۱	
صندوق	عسا	برائے کاغذات دفتر
محصول بلٹی کاغذ ٹائیٹل آمد از کلکتہ	عسا ۱۴	
کرُسیان چہار عدد	سے	برائے دفتر
چاقو و قلمدان	سے ۲	چہار عدد چاقو اور ایک قلمدان برائے استعمال خرید کیا گیا
ترازو و کانٹا معہ اوزان	صہ ۵ ۳ ۹	بنابر وزن پیکٹ و خطوط وغیرہ علیگڈھ سے منگائے گئے
قفل برنجی ساخت علیگڈھ برائے صندوق	عصر ۱۳	
مرمت گھڑی	عصر	
میز ۲ عدد برائے دفتر ندوہ	صہ ۸	
مرمت اشیاء دفتر	للعہ ۷ ۶ ۹	میز و کرسی و لوٹے و لعلٹین وغیرہ
فرش چٹائی	عہ ۱۵ ۳ ۹	
کرایہ گاڑی ناظم صاحب و ارکان انتظامی	معہ ۱۲	
الماری	عسا ۲	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
مصارف متفرقات	لعہ/ ۱/	اکثر چھوٹی چھوٹی قیمت کی چیزیں متعلقہ دفتر شامل ہیں
	ما/معہ ۱۵/۳/۴	
مصارف سفر بہ تفصیل ذیل		ب ۴
ناظم ندوۃ العلما مع دو ہمراہیان دورہ میرٹھ و انبالہ و سہارنپور وغیرہ	لعہ/ ۴/۳/۴	برائے انتظام جلسہ سالانہ میرٹھ تشریف لے گئے تھے۔
ناظم صاحب مع مددگار صاحب و دیگر ہمراہیان	عہ/ ۱۵/۶/۴	دورہ علیگڈھ حسب الطلب مولوی عبدالشکور خان صاحب رئیس بھیکن پور برائے قیام مجلس روسائے علیگڈھ و بلندشہر
کارکنان دفتر ندوۃ العلما	عہ/ ۲/۶/۴	از کانپور تا میرٹھ ہفت کس بنا بر ضرورت جلسہ چہارم
مصارف دورہ علما قبل از جلسہ و بنا بر شرکت جلسہ میرٹھ	ما/ [illegible]	
مصارف وفد امیٹھی	لہ/ ۵/	
مدد خرچ وکلاد	ما/ [illegible]	
آمد و رفت سررشتہ دار صاحب و مولوی حفیظ اللہ صاحب از کانپور تا لکھنؤ	۸/	
متفرق کرایہ یکہ وغیرہ	عہ/ ۴/۹/۴	
مولوی رحم الٰہی صاحب منگلوری	صہ/	از منگلور تا کانپور صیغہ اشاعۃ الاسلام کیلئے بلائے گئے تھے
مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	عہ/ ۶/	بنا بر دورہ پنجاب
	للعہ/ ۸/	
مصارف مہمانداری بہ تفصیل ذیل		ب ۵
جلسہ انتظامی منعقدہ محرم سنہ ۱۳۱۵ھ وماہ جمادی الاولے سنہ ۱۳۱۵ھ مع متفرق مہمانداری وغیرہ	لعہ/ [illegible]	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
پیالے درکابی تام چینی وظروف مسی مع قلعی	لعہ ۹ /۶/ ۹	
	لہ ۵ /۲/۳/	
مصارف طبع بہ تفصیل ذیل		ب ۶
مولوی عبدالعلی صاحب آسی مدراسی مالک مطبع اصح المطابع لکھنؤ	اما للعہ /۳/	برائے طبع ضمیمہ روئداد سال سوم بقیہ سال گذشتہ ما/ بقیہ اجرت طبع روئداد سال سوم ماللعہ /۳/ بقیہ بابت طبع روئداد سال دوم ومضامین سال دوم
مولوی محمد احسن صاحب بہاری	ما ۱۴/ ۹	بابت طبع مقاصد وضوابط ما/ وخطوط واشتہار ومتفرقات وطبع مسودہ دارالعلوم وخط بنام ارکان ندوۃ
کاغذ ٹیٹل روئداد آمدہ از کلکتہ ۳ رم	للعہ ۱۴/	برائے روئداد سال چہارم جلسہ میرٹھ
چھپائی ٹکٹ جلسۂ چہارم	۹/	
اشتہار جلسۂ چہارم معرفت مولوی رحیم بخش صاحب	عہ ۶	
اجرت تحریر رپورٹ دورہ مولوی مشتاق علی صاحب	عہ/	
کاغذ برائے طبع خطوط	عہ/ ۴/	
خرید ٹکٹ داخلہ جلسہ ومہمانداری	مہ ۸/	
اجرت تحریر کاپی نصاب	عہ/	
ترشوائے روئداد سال چہارم	عہ/ ۴/	
مختلف کتابت	عہ ۸/	
	سا للعہ ۵ /۱/۳/۹	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
مدخرچ یتیم خانہ بسرپرستی ندوۃ العلما کانپور		**ب ۷**
وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
مدخرچ یتیم خانہ	ملعـہ ؍	
	ملعـہ ؍	
اخراجات غیر معمولی بہ تفصیل ذیل		**ب ۸**
بابت جسٹری ندوۃ العلما مع کمیشن	صـہ ؍ ۸	یہ روپیہ محکمۂ رجسٹرار الہ آباد مین بھیجا گیا۔
شیخ عمر علی صاحب رئیس میرٹھ	صـہ ؍	آپ نے مبلغ صـہ ؍ وظیفہ مصریہ مین عطا فرمایا تھا چونکہ یہ تجویز بعض وجوہات سے ملتوی کی گئی اسلیے شیخ صاحب نے واپس لیلیا۔
امداد نومسلم	صعـہ ؍	
مولوی سعید الدین صاحب	عـہ	مولوی امیر الدین حسین صاحب مہتمم مدرسۂ نظامیہ حیدرآباد نے یہ روپیہ مولوی سعید الدین کو بھیجا تھا لیکن اسکی نسبت کوئی اطلاع نہین ہوئی لہذا درج رجسٹر ہوکر داخل خزانہ کیا گیا۔ بعد اطلاع کے بذریعہ چک سید کے خزانے سے برآمد کرکے مولوی سعید الدین صاحب کو دیا گیا۔
اخراجات معین الندوہ دہلی	لعہ ؍	
اخراجات معین الندوہ میرٹھ	عمہ ؍	
	معـللعـہ ؍ ۸	
حساب طلب بہ تفصیل ذیل		**ب ۹**
مولوی محمد احسن صاحب منتظم تحفۂ محمدیہ	ماللعـہ ؍ ۵ ؍ ۹	روئداد و دیگر کاغذات و مسودہ نصاب وغیرہ

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
خواجہ عبدالواحد صاحب	مار	بابت طبع روئداد سال چہارم جلسۂ میرٹھ
منشی فتحنور خانصاحب	معہ ۵/۳ ۹	بابت سفر خرچ دورہ دیہات برائے تفتیش حالات مسلمانان
اجرت تحریر کتابت منشی عبدالغفور صاحب کاتب	عہ/	بابت اجرت تحریر کتابت فہرست ارکین روئداد سال چہارم
رسول بخش دفتری	لعہ/	بابت جلد بندی رجسٹر وغیرہ
رگھوبردیال مالک مکان دفتر ندوۃ العلما	لہ ۵/	بابت مرمت مکان بطور پیشگی دیا گیا
مولوی عبدالحق صاحب دہلوی	عہ/	بنا بر سفر خرچ وفد ٹپنہ دیا گیا تھا۔
	اما لعہ ۵	

مصارف سال تمام بابت سال چہارم من ابتدائے رمضان ۱۴ ۱۳ھ تا رمضان ۱۵ ۱۳ھ

میزان کل

للعہ/ ۵/۹ پا

محمد علی محرر ندوۃ العلما

یادداشت منشی عبدالرزاق صاحب کانپوری محاسب ندوۃ العلما

ندوۃ العلما کا سال چہارم شوال ۱۳۱۴ھ سے شروع ہوکر رمضان ۱۳۱۵ھ تک ختم ہوتا ہی اور تمام مدات کا جمع خرچ تفصیلوار درج کیا گیا ہی۔ لیکن بحیثیت محاسب کے میرا یہ فرض ہی کہ گوشوارہ کے ہر ہر رقم کو سالانہ بجٹ سے مقابلہ کرکے دیکھون اور اسکی کیفیت لکھون کہ بمقابلہ آمدنی کے خرچ کی کیا حالت ہی لہذا چند سطرین اور ایک نقشہ ذیل مین لکھتا ہون جس سے تفصیلی حالت آمدنی وخرچ کی بدیہی طور پر معلوم ہوگی۔

آمد وخرچ } سال سوم کی روداد مین بعد اخراجات سالانہ کے جو بقایا درج ہی اسکی تعداد [illegible] ہی یعنی وہ رقم جو اِسوقت خزانے مین بہ تفصیل ذیل موجود تھی (خالص آمدنی دفتر) [illegible] (خزانہ محمدیہ) [illegible] (دارالعلوم) [illegible] اور جمع خرچ سال چہارم مین جو بقایا سالگزشتہ کی دکھائی گئی ہی اسمین خزانہ محمدیہ ودارالعلوم شامل نہین ہین علحدہ کرکے دکھائی گئی ہین پس ان دونون رقمونمین صرف تفصیل و اجمال کا فرق ہی۔ علاوہ بقایا مندرجہ کے سال زیر بیان مین خالص آمدنی حسب صراحت گوشوارہ [illegible] کی ہوئی ہی اور کل خرچ [illegible] دکھایا گیا ہی یعنی بعد وضع مصارف کے سال کے خاتمہ پر [illegible] کی توفیر ہوئی اور خزانہ مین بشمول بقایا سالگزشتہ کے [illegible] موجود ہے

یہ تحویل خانبہادر منشی اطہر علیصاحب وکیل لکھنؤ	یہ تحویل ناظر نصیرالدین صاحب احاطہ کمال خان کانپور
[illegible]	[illegible]

امسال ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ عام بوجہ قحط سالی اور طاعون کے نہین ہوا لیکن باوجود نہ ہونے جلسے کے بمقابلہ آمدنی کے خرچ کی تعداد بادی النظر مین زیادہ معلوم ہوتی ہی۔ لیکن امسال سال دوم وسال سوم کی بابت مبلغ [illegible] (بصرف طبع روداد جلسہ وتنخواہ معین ناظم) دیا گیا ہی علاوہ

اِسکے مبلغ صہ شیخ عمر علیصاحب رئیس میرٹھ نے جو بابت وظیفہ مصریہ کے دیے تھے وہ انکو واپس دیے گئے اور مبلغ عہ مولوی امیرالدین صاحب مہتمم مدرسہ نظامیہ حیدرآباد نے مولوی سعیدالدین صاحب کیلیے جناب ناظم صاحب ندوۃ العلما کے نام بھیجے تھے وہ غلطی سے خزانہ ندوۃ العلما مین داخل ہوکر سیاہہ مین درج ہوگئے پھر جب معلوم ہوا تو خزانے سے حسب قاعدہ برآمد کرکے مولویصاحب کو دیدیے گئے - کل رقمین اس قسم کی [illegible] ہوتی ہین اگر یہ مصارف سال زیربیان سے خارج کردی جائین تو واقعی خرچ [illegible] رہجاتا ہی اور حساب طلبۂ قوم جنکا خرچ سال پنجم مین ڈالاجائیگا اس سے نکالڈالی جائین تو کل [illegible] مقدار خرچ واقعی کے رہجاتی ہی اور چونکہ اس سال کا بجٹ [illegible] کا تھا لہذا بمقابلہ بجٹ کے [illegible] کم خرچ ہوا ہی -

چونکہ ندوہ کا عام سالانہ جلسہ نہین ہوا اِسوجہ سے جو تخمینہ آمدنی کا کیا گیا تھا وہ غلط ہوگیا تقرر واعظین کا بھی بعض وجوہ سے ملتوی رہا اِس وجہ سے اس مد مین بہت قلیل صرف ہوا ہی البتہ بقیہ مدات مین کسی مین بیشی ہی اور کسی مین کمی ہی اور بعض مصارف غیر معمولی ایسے ہین کہ جو خارج از بجٹ ہین مگر وہ بوجہ ضرورت بمنظوری جلسۂ انتظامیہ کے صرف ہوئے ہین - چنانچہ ذیل کے نقشے سے گوشوارہ مندرجہ کی رقمون کا علیحدہ علیحدہ حال بصراحت حسب ذیل ہی -

نقشہ

نام مدجسمین روپیہ صرف ہوا	تعداد مندرجۂ بجٹ	تعداد صرف	کیفیت
تنخواہ ملازمین	[illegible]	[illegible]	بظاہر بجٹ سے ماہیہ [illegible] زیادہ صرف ہوا ہی مگر واقع مین ایسا نہین ہوا تفصیل اسکی یہ ہی کہ مبلغ [illegible] اس سال کے خرچ مین بابت تنخواہ ماہ رمضان ۱۳۱۵ھ کے شامل ہوگئے ہین جو جمع خرچ سال پنجم کے متعلق ہین اور مبلغ [illegible]

نام مدجسمین روپیہ صرف ہوا	تعداد منظور بجٹ	تعداد صرف	کیفیت
			بابت تنخواہ مولوی افہام اللہ صاحب معین ناظم ندوۃ العلما کے جو سال دوم کے جمع خرچ مین درج ہونے چاہیے تھے اور غلطی سے نہین ہوئے تھے اس سال درج کیے گئے اور مبلغ للعہ ۹/۶ بابت تنخواہ مولوی رحم الٰہی صاحب منگلوری کے مد اشاعۃ الاسلام سے صرف ہوئے ہین لہذا وہ خارج از بجٹ نہین ہین۔ علاوہ اسکے مبلغ سعہ بابت اضافہ تنخواہ مولوی عبد اللطیف صاحب مفتی کے اور عہ بابت اضافہ تنخواہ مولوی احمد حسن صاحب سررشتہ دار کے اور مبلغ ماعہ ۹/۳ بابت تنخواہ وکیل ندوۃ العلما کے اور مبلغ سعہ بابت تنخواہ زائد محرر ہنگام جلسے کے حسب منظوری جلسہائے انتظامیہ کے صرف ہوئے ہین۔
مصارف ڈاک	اما	ماعہ	عام سالانہ جلسہ نہین ہوا اور روداد بھی بہت کم تقسیم ہوئی ہین اس وجہ سے تخمینے کے موافق صرف نہین ہوا
مصارف دفتر	ساعہ	مارمعہ ۱۵/۳/۱	بجٹ کے رو سے للعہ ۹/۲ کم خرچ ہوا ہی
مصارف سفر	الـ	لماللعہ	بجٹ کے روسے گو مالعہ کے خرچ مین تخفیف ہی لیکن باستثنائے مصارف وفد کے شرکاے جلسہ اور متعلقین دفتر کے مصارف زائد از بجٹ ہین اور دونوں مین مبلغ للعہ ۱۳/ زائد صرف ہوا ہی۔ مد خرچ وکلاے انجمن کے لیے بجٹ مین کوئی رقم نہین ہی لیکن بمنظوری ارکان
	تفصیل وفد شرکاے جلسہ سا مالعہ متعلقین دفتر ماعہ	تفضیل وفد شرکاے جلسہ لعہ مالعہ ۵/۱۰ متعلقین وکلاے انجمن مالعہ مالعہ ۳/۶	

نام مد جسمین روپیہ صرف ہوا	تعداد منظور بجٹ	تعداد صرف	کیفیت
			انتظامی کے صرف ہوئی ہی - اور سفر خرچ مولوی رحم الہی صاحب مد اشاعۃ الاسلام سے دیا گیا ہی جو داخل بجٹ مذکورہ ہی لہذا اس مد مین صرف للعہ ۱۳ ر کی رقم زائد ہی
مصارف مہمانداری	ما ر	لہ لعہ ۲ ر ۳ / ۹	بجٹ سے عہ ۱۳ ر ۹ / ۹ کم خرچ ہوا ہی -
مصارف طبع	لما	سا للعہ ۱ ر ۳ / ۹	اس صرف مین اما للعہ ۳ ر بابت سال دوم ۱۳۱۲ھ وسال سوم ۱۳۱۳ھ کے ادا کیا گیا ہی ورنہ سال زیر رپورٹ مین ما للعہ ۱۴ ر ۳ / ۹ خرچ ہوا ہی جو بجٹ سے بہت کم ہی
مد خرچ تعمیم خانہ اسلامیہ بسرپرستی ندوۃ العلما	×	للعہ ر	بمنظوری ارکان انتظامیہ عہ ماہواری کے حساب سے دیا جاتا ہی
مصارف غیر معمولی	×	ماء للعہ ۸ ر	(اسکی تفصیل نقشہ جمع خرچ مین دیکھو) یہ سب رقمین بوجہ ضرورت بمنظوری ارکان انتظامیہ صرف ہوئے ہین -
حساب طلب	×	اما لعہ	حساب طلب سے مراد وہ رقمین ہین جو خرچ کیلئے دی گئی ہین مگر انکا تفصیلی حساب ہنوز درج نہین ہوا - اس طریقے سے مد طبع وغیرہ مین اما لعہ دیا گیا ہی اور اسکا حساب طی ہو کر دفتر مین آگیا ہی مگر وہ بعد ختم سال چہارم کے درج رجسٹر ہوا ہی لہذا یہ رقم اسوقت خارج از بجٹ ہی اور اسکا حساب انشاء اللہ تعالی سال پنجم کے نقشہ جمع خرچ مین دکھایا جائیگا اگر اس رقم کو کل واقعی خرچ سے خارج کر دیا جائے تو مقدار مصارف واقعی کے لہ عہ ۲ / ۱ ر ۹ / ۹ رہجاتی ہی جو بجٹ سے بہت کم ہی پس بمقابلہ بجٹ کے اعہ ۹ ر ۳ / ۹ کم خرچ ہوا ہی - دستخط محاسب محمد عبد الرزاق

نقشۂ جمع خرچ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

آمدنی ماہوار (الف) ماللعہ ۱۲/	خرچ ماہوار (ب) ماصہ

(الف)

ذرائع آمدنی ماہانہ

آمدنی ماہوار جائداد موقوفہ	صہ ۱۲/
آمدنی شیرہ و تمباکو بحساب ماہوار	عہ
عطیۂ گورمنٹ	عـہ
عطیہ ندوۃ العلما	عہ
آمدنی چندۂ یومیہ بحساب ماہانہ	عہ
چندۂ ممبری	عـہ

میزان ماللعہ ۱۲/

(ب) خرچ ماہوار

کرایہ مکان	عہ	اخراجات متفرق	عـہ
صرف خوراک	۱۲عہ		
پارچہ پوشیدنی وغیرہ	عہ		
تنخواہ ملازمان	للعہ		

میزان ماصہ

کتب ضروریہ درجۂ ابتدائی دار العلوم

ایک مدت سے لوگون کو خواہش تھی کہ دار العلوم کا افتتاح کیا جائے اور تعلیم و تربیت کا عمدہ انتظام ہو۔ الحمد للہ کہ ۹۔ جمادی الاولے ۱۳۱۵ہجری کو دار العلوم کی ابتدائی شاخین لکھنؤ مین کھولدی گئی اور یہ آرزو اونکی پوری ہوئی۔ اگر ہمارے حوصلہ مند روسا اسکی دل کھولکر مدد کرینگے تو انشاء اللہ تعالی عمدہ تعلیم و تربیت کا نمونہ بھی عنقریب ہم دکھا دینگے۔

اِس درجے کیلیے جن کتابون کی ضرورت ہے وہ بہت چھوٹی چھوٹی کتابین ہین اور نہایت ارزان نرخ پر ملسکتی ہین۔ ہم اونکی فہرست پیش کرتے ہین اور امید کرتے ہین کہ اہل اسلام اس ضرورت کو جلد پورا کر دینگے۔ خواہ روپے سے یہ ضرورت پوری کیجائے یا جو حضرات کتابین دیسکتے ہین وہ کتابین عنایت فرمائین یہ ایسا دشوار کام نہین ہے جسکے لیے زیادہ فیاضی اور ہمت سے کام لینا پڑے۔ اگر قوم ادسنے توجہ کرے تو یہ ضرورت بہت جلد پوری ہو سکتی ہے۔ بلکہ تاجران کتب اور مالکان مطابع کو اسکا انجام دینا بہت آسان ہے صرف خیال و توجہ درکار ہے اِسوقت ہر کتاب کے بیس بیس نسخونکی حاجت ہے۔ فہرست مفصلہ ذیل ہے۔

میزان منشعب	۱/ر	شرح ملا جامی	عہ	شرح تہذیب	۶/ر	مراقی الفلاح	۱۲/ر
صرف میر	۱/ر	تلخیص المفتاح	۲/ر	شمسیہ	۱/ر	مشکوۃ شریف	۲ر
علم الصیغہ	۴/ر	عروض المفتاح	۲/ر	رشیدیہ	۴/ر	تفسیر جامع البیان	صر
فصول اکبری	۴/ر	لفیف	سے	تمہید مولانا ابو الشکور		کلام مجید	
مجموعۂ نحو میر	۲/ر	منبہات بن حجر	۲/ر	سالمی		تاریخ الخلفا	عہ
ہدایۃ النحو	۳/ر	انشائی حسن عطا	۸/ر	رسالہ حمیدیہ	ے	علم الفرائض	۲/ر
الفیۂ ابن مالک	۹/ر	مجموعۂ منطق	۴/ر	ہدایہ متن ہدایہ			

کل خط و کتابت اِس پتے سے کیجائے لکھنؤ۔ گولہ گنج۔ دفتر ندوۃ العلما

وظائف کی ضرورت

الحمدللہ کہ حسب تجویز جلسۂ پنجم ندوۃ العلما منعقدۂ کانپور کے ۹- جمادی الاولی ۱۳۱۵ھ مطابق ۲۶ ستمبر ۱۸۹۸ء کے لکھنؤ مین دارالعلوم کی ابتدائی شاخین کھولدی گئی ہین جسکی مدت خواندگی تین سال رکھی گئی ہو اور علوم مندرجۂ ذیل کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ صرف۔ نحو۔ ادب۔ بلاغت۔ فقہ۔ حدیث۔ تفسیر منطق۔ اخلاق۔ تاریخ۔ حساب و ہندسہ اور یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ مہینے مین دوبار طلبہ دارالمخاطبہ مین جمع ہوکر کسی علمی مضمون پر تقریر کرین جسکا مضمون ایک ہفتہ پیشتر سے متعلق کردیا جائیگا اور درجہ ابتدائی کے سال دوم سے عربی مین گفتگو کرنے اور لکھنے کی مشق کرائی جائیگی

جوطلبہ دس برس سے کم اور پندرہ برس سے زیادہ عمر کے نہونگے وہ دارالاقامت مین رکھے جائینگے۔ مگر دارالاقامت مین رہنے کے لیے یہ ضرور ہے کہ بابت اخراجات سکونت خورد و نوش لباس علاج وغیرہ کے آٹھ روپے ماہوار دین اور اگر وہ غیر مستطیع ہونگے تو اونکو مدرسے کیجانب سے وظیفہ دیا جائیگا۔

بالفعل سرمایہ کے لحاظ سے یہ منظور ہوا ہے کہ دارالاقامت مین صرف ۲۰ طالب علم لیے جائین اور انمین سے بارہ ۱۲ طالب علمونکو مدرسہ وظیفہ دے یہ تعداد اگرچہ بہت کم ہے لیکن افسوس ہو کہ اب تک مدرسے مین اسکے لیے کوئی سرمایہ موجود نہین ہے اسلیے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ خود دارالعلوم مین اہل دل کی فیاضی سے ایسا سرمایہ جمع ہو جس سے بکثرت وظائف دیکر شرفا کے بچونکو تعلیم دیجاسکے۔ جو بزرگان قوم اپنی فیاضی سے وظائف مقرر کرینگے وہ وظیفہ اونکے نام سے موسوم ہوگا

پس ہم تمام روسائے اسلام کو اسکی جانب توجہ دلاتے ہین۔ اگر وہ اپنی فیاضی سے وظائف مقرر فرمائینگے تو علاوہ ثواب اُخروی کے دنیا مین اونکو نیکنامی حاصل ہوگی اور انکی عالی ہمتی سے ایک اعلی نمونہ تعلیم یافتہ گروہ کا ہاتھ آئیگا جس سے اسلام کی عظمت اور مسلمانون کو فراغدلی اور شگفتگی حاصل ہونے کی امید کیجاتی ہے۔

ندوۃ حصہ
۳۷۸۱۵۴
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔
۱۱۶۷۴

[illegible]

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible] کتابیں [illegible] رکھ سکتے ہیں [illegible]

۳۔ [illegible] دو کتابیں لی جا سکتی ہیں [illegible] رکھ سکتے [illegible]

۴۔ [illegible] کتابیں [illegible] لی جا سکتی ہیں [illegible]

۵۔ [illegible] کتاب کا لانا لازم ہے۔ [illegible]

۶۔ [illegible] قسم کا نشان [illegible]

[illegible]